سِلسلہ قَمَریّہ نمبر: 03

مذاہبِ اَربعہ کی روشنی میں گُستاخِ صحابہ کے اَحکامِ شرعیہ پر مشتمل
بہترین کتاب کا پہلا اور مُنفرِد اُردو ترجمہ

حُكمُ مَن سَبَّ الصَّحابَةَ فِي المَذاهِبِ الأَربَعة

لفضيلة الشيخ العلامة عبد الفتاح قديش اليافعي حفظه الله تعالیٰ

صحابی کی توہین اور اِسلامی قوانین

ترجمہ، تخریج وحواشی

علامہ احمد یار خان مدنی سلمہ الغنی

نظر ثانی، تصحیح وتصدیق

قمر الفقہاء مفتی مہتاب احمد قمر نعیمی حفظہ اللہ تعالیٰ

رئیس فتاویٰ مرکزِ تربیتِ افتا (پاکستان)

پیش کش: مجلس فتاویٰ مرکزِ تربیتِ اِفتا (پاکستان)

مذاہبِ اَربعہ کی روشنی میں گُستاخِ صحابہ کے اَحکامِ شرعیہ پر مشتمل

بہترین کتاب کا پہلا اور مُنفرِد اُردو ترجمہ

حُكمُ مَن سَبَّ الصّحابة فی المَذاهِبِ الأربعة

لفضيلة الشيخ العلامة عبد الفتاح قديش الشافعی حفظه الله تعالىٰ

بنام

صحابی کی توہین اور اِسلامی قوانین

ترجمہ، تخریج وحواشی: علامہ احمد یار خان مدنی سلّمہ الغنی

نظرِ ثانی، تصحیح وتصدیق

قمر الفقہا مفتی مہتاب احمد قمر نعیمی حفظہ اللہ تعالی

[رئیس: فتاویٰ مرکزِ تربیتِ اِفتا۔ پاکستان]

پیش کش: فتاویٰ مَرکزِ تربیتِ اِفتا(پاکستان)

فہرست

صفحہ	فہرست مضامین	نمبر شمار
7	مصنّف کا تعارُف از قمر الفقہا مفتی مہتاب احمد قمر نعیمی حفظہ اللہ تعالی	1.
12	مصنّف کے قلم سے رسالہ ھذا کے ترجمہ کا اِجازت نامہ	2.
13	پیش لفظ از علامہ یاسر عباس مدنی سلّمہ الغنی	3.
17	مقدمہ از علامہ احمد یار خان مدنی سلّمہ الغنی	4.
28	پہلی بحث	5.
28	دوسری بحث	6.
29	تیسری بحث	7.
29	پہلی حالت	8.
30	دوسری حالت	9.
30	پہلی جہت	10.
32	دوسری جہت	11.
32	حنفی مذہب	12.
33	احناف کے کچھ اقوال	13.
39	مالکی مذہب	14.

.15	مالکی مذہب کے کچھ اقوال	39
.16	اہم بات	40
.17	شافعی مذہب	43
.18	شوافع کے کچھ اقوال	44
.19	حنبلی مذہب	48
.20	حنابلہ کے چند اقوال	49
.21	فریقین کے دلائل	54
.22	قائلینِ کفر کے دلائل	54
.23	پہلی دلیل	54
.24	دوسری دلیل	55
.25	تیسری دلیل	57
.26	چوتھی دلیل	60
.27	پانچویں دلیل	60
.28	عدمِ قائلینِ کفر کے دلائل	60
.29	پہلی دلیل	61
.30	دوسری دلیل	61

.31	تیسری دلیل	62
.32	چوتھی دلیل	63
.33	پانچویں دلیل	64
.34	دوسری بحث	64
.35	پہلی حالت	64
.36	حنفی مذہب	65
.37	مالکی مذہب	66
.38	شافعی مذہب	67
.39	حنبلی مذہب	69
.40	دوسری حالت	69
.41	پہلی جہت	70
.42	دوسری جہت	70
.43	حنفی مذہب	71
.44	احناف کے کچھ اقوال	71
.45	مالکی مذہب	72
.46	مذہبِ مالکی کے کچھ اقوال	73

.47	شافعی مذہب	75
.48	شوافع کے کچھ اقوال	76
.49	پہلی بات	77
.50	دوسری بات	77
.51	حنبلی مذہب	79
.52	حنابلہ کے کچھ اقوال	79
.53	دلائل	81
.54	پہلی دلیل	81
.55	دوسری دلیل	85
.56	تیسری دلیل	86
.57	عدمِ تکفیر والوں کے دلائل	86
.58	پہلی دلیل	86
.59	دوسری دلیل	86
.60	تیسری بحث	88
.61	پہلی حالت	88
.62	دوسری حالت	89

.63	حنفی مذہب	89
.64	مالکی مذہب	91
.65	پہلا قول	93
.66	دوسرا قول	93
.67	شافعی مذہب	94
.68	حنبلی مذہب	96
.69	تتمہ: السّبّ کا معنی	98
.70	اہم تنبیہ	99

مصنّف کا تعارف

نام

ہر دور میں ایسے اہلِ علم پیدا ہوتے رہے ہیں، جنہوں نے اپنے قلم،زبان اور عمل سے دین کی خدمت کی ہے۔انہی علمائے دین میں ایک مُتبحّر عالمِ دین حضرتِ علّامہ مولانا شیخ عبد الفتّاح بن صالح بن قدیش یافعی شافعی حفظة الله تعالی بھی ہیں۔

ولادت

1974م /1394ھ میں برکتوں والے ملک یمن کے شہر صنعاء میں پیدا ہوئے۔

مسلک

آپ کا تعلق فقہِ شافعی سے ہے۔عقیدے کے اِعتبار سے مسلکِ اہلِ سنّت کے بہت بڑے دو اماموں میں سے ایک امام شیخ ابو الحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار ہیں۔

دینی خدمات

آپ اِشاعتِ علمِ دین کے لیے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔

آپ نے بہت سے مدارس اور مراکز میں علمِ دین کی تدریس فرمائی ہے۔یمن

کے اندر اور باہر متعدد کانفرنسوں اور سیمیناروں اور ورکشاپس میں حصہ لیا ہے۔ آپ صنعاء شہر کے جنرل سپر وائزر بھی رہے ہیں۔

آپ بہت بڑے خطیب بھی ہیں، صنعاء شہر کی بہت بڑی مسجد مسجد الخیرات کے امام وخطیب بھی رہے ہیں۔ آپ متعدد ٹی وی چینلز اور ریڈیو پروگراموں میں بطورِ مہمان کے شرکت کرتے رہے ہیں۔ آپ وزارتِ اوقاف فتویٰ کمیٹی کے رکن بھی رہے ہیں۔

تصانیف

آپ بہت بڑے مصنّف بھی ہیں، سو (100) سے زیادہ موضوعات پر آپ نے چھوٹے بڑے رسائل بھی تحریر فرمائے ہیں، ان میں سے چند کے اَسامی درج ذیل ہیں۔

1. الأحاديث الواردة في فضائل اليمن وأهله-
2. الأربعون حديثاً في حب الله ورسوله-
3. البدعة الإضافية بين المجيزين والمانعين-
4. التبرك بالصالحين بين المجيزين والمانعين-
5. التجسيم والمجسمة وحقيقة عقيدة السلف في الصفات الإلهية-
6. تعظيم الأنام بذكر من رأى ربه في المنام-

7. التوسل بالصالحين بين المجيزين والمانعين-

8. شد الرحل لزيارة القبر الشريف بين المجيزين والمانعين-

9. حقوق الطفل في الإسلام-

10- حكم الاحتفال بالمولد النبوي بين المجيزين والمانعين-

11- صيد القلم،فوائد متفرقة

12- القرآن قديم أم حادث في مذهب أهل الحديث واختلافه-

13- مسائل في التصوف-

14. **حُكمُ مَن سَبّ الصّحابة فی المذاهبِ الأربعة**.(اس کا ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔)

مُصنّفِ رسالہ تک رسائی

جب راقم الحروف نے اس رسالہ:"حُكمُ مَن سَبّ الصّحابة فی المَذاهبِ الأربعة" کا مطالعہ کیا تو اسے اپنے موضوع کے اِعتبار سے انتہائی جامع اور مُفید پایاتو سوچا کہ اس کا ترجمہ ہونا چاہیے ،پھر جب میں نے اپنے اِدارے: فتاوٰی مرکزِ تربیتِ اِفتا (پاکستان) کے قابل رُکن،ایک اچھے مدرّس اور بہترین مُترجم

مولانا احمد یار خان مدنی سلّمہ الغنی سے اس کا ترجمہ وغیرہ کا کام مکمل کروالیا تو معلوم ہوا کہ صاحبِ رسالہ تاحال حیات ہیں تو فی الفور اپنے مُحسن و مُربّی اُستاذِ محترم شیخ الحدیثِ والتفسیر حضرتِ علّامہ مولانا احمد رضا شامی قدّس سرّہ السّامی صاحب سے مُؤدّبانہ عرض واِلتجا کی کہ ان سے رابطہ فرمائیں، اُستاذِ محترم نے اپنے عربی شیوخ کے ذریعے ان سے رابطہ کرکے ان تک پیغام پہنچایا کہ آپ کے اس رسالے کا ہمارے ہاں اُردو زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ جب انہیں یہ معلوم ہوا تو وہ بہت خوش ہوئے اور مزید اپنے رسائل کے ترجمہ کرنے کی اجازت بھی عطا فرمائی۔

چناں چہ انہوں نے اپنے ایک میسج میں فرمایا:

بسم الله الرحمن الرحيم وبناءً على طلب فضيلة الأستاذ المفتي مهتاب أحمد قمر النعيمي، حفظه الله تعالى، فقد أذنت للمتخصص في الفقه الإسلامي مولانا أحمد يار المدني، حفظه الله تعالى، بترجمة هذه الرسالة إلى اللّغة الأردية وأجزناكم بترجمة كتب العبد الفقير إلى اللّغة الأردية، بشرط إتقان الترجمة بحيث لا

يحصل خُروج عن مَقصِد المؤلّف-كتب الله أجركم وشكر سعيكم ورضي عنكم- عبد الفتاح قديش اليافعي

یعنی: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا۔

میں نے فضیلۃُ الاُستاذ مفتی مہتاب احمد قمر نعیمی حَفِظہ اللہ تعالی کی خواہش پر متخصّص فی الفقہ الاِسلامی مولانا احمد یار خان مدنی حَفِظہ اللہ تعالی کو اس رسالہ کا اُردو زبان میں ترجمہ کرنے کی اِجازت دی بل کہ ہم آپ کو اپنی دیگر کتابوں کا اُردو میں ترجمہ کرنے کی بھی اِجازت دیتے ہیں بشرطے کہ ترجمہ ایسا ہو جس سے مصنّف کا مقصد فوت نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عطا فرمائے اور آپ کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور آپ سے راضی ہو۔

خوشہ چین علما و فقہا: مہتاب احمد قمر نعیمی

خادم: دار الاِفتا: فتاوٰی مرکزِ تربیتِ اِفتا (پاکستان)

مدرّس: جامعۃ المدینہ فیضانِ عبد اللہ شاہ غازی رحمۃ اللہ علیہ، کلفٹن، کراچی

مصنّف کے قلم سے رسالہ ھذا کے ترجمہ کا اِجازت نامہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

الحمدُ للهِ ربِّ العالمين، والصلاةُ والسلامُ على سيدنا محمدٍ خاتم النبيين، وعلى آله وصحبه أجمعين، ومن تبعهم بإحسانٍ إلى يوم الدين، أما بعد:

فإني أحمدُ اللهَ تعالى على ما يسَّر من خدمةِ العلم ونشره، وأسأله سبحانه أن يجعل أعمالَنا خالصةً لوجهه الكريم، وأن يباركَ في جهودِ العلماء وطلابِ العلم، وأن ينفع بها الإسلامَ والمسلمين.

وبناءً على طلبِ فضيلةِ الأستاذِ المفتي مهتاب أحمد قمر النعيمي، حفظه الله تعالى، فقد أذنتُ للشيخِ المتخصصِ في الفقه الإسلامي مولانا أحمد يار المدني، حفظه الله تعالى، بترجمةِ هذه الرسالةِ إلى اللغةِ الأردية، راجيًا من اللهِ تعالى أن يوفقه لإخراجها بأمانةٍ وإتقان، وأن يجعل هذا العملَ مباركًا، نافعًا لعباده، خالصًا لوجهه الكريم.

أسألُ اللهَ تعالى أن يباركَ في المترجم وأستاذه، وأن يزيدهما علمًا وعملًا وإخلاصًا، وأن يجعل هذا العملَ في ميزان حسناتهما، وأن ينفع به المسلمين في مشارق الأرض ومغاربها، إنه وليُّ ذلك والقادرُ عليه.

وصلى الله وسلم وبارك على سيدنا محمدٍ وعلى آله وصحبه أجمعين، والحمدُ لله ربِّ العالمين.

كتبه

الشيخ عبد الفتاح اليافعي

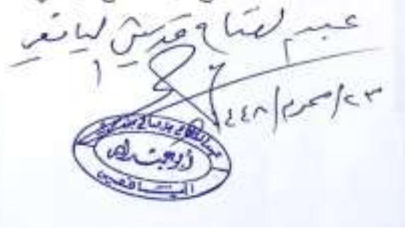

پیش لفظ

از علامہ یاسر عباس مدنی سلّمہ الغنی

(سینئر مُتَخَصِّص: فتاوٰی مرکزِ تربیتِ اِفتا)

اللہ پاک نے اَنبیاے کرام علیہم السلام کے بعد صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو وہ مقام و مرتبہ عطا فرمایا جو کسی اور کو نہ ملا اور یہ اِس اُمّت کا اِعزاز ہے کہ یہ اُمّت دیگر اُمّتوں سے افضل ہے۔ اسی طرح نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اَصحاب کا جو مقام و مرتبہ ہے وہ دیگر اَنبیاے کرام علیہم السلام کے اَصحاب کو نہ مل سکا۔ نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم کی صحبت کی برکت سے اِن مقدّس ہستیوں کو وہ مقام ملا جو کسی اور کو نہ مل سکا، بل کہ اگر کوئی شخص حاصل کرنا بھی چاہے تو اُسے نہیں مل سکتا۔ آج جو دینِ اسلام دنیا کے کونے کونے میں پھیلا ہوا ہے اِس کا سبب یہی مقدّس ہستیاں ہیں۔

چناں چہ اللہ پاک نے صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے لیے اِرشاد فرمایا:

﴿وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى﴾[1]

ترجمہ: اور ان سب سے اللہ جنّت کا وعدہ فرما چکا۔ (کنز الایمان)

---

[1] (سورۃ الحدید:57)

اور مزید ارشاد فرمایا:

﴿رَّضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ وَ رَضُوۡا عَنۡہُ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ تَحۡتَہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِکَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ﴾[2]

ترجمہ: اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لیے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں، یہی بڑی کامیابی ہے۔ (کنز الایمان)

اور رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: "خَیۡرُ النَّاسِ قَرۡنِیۡ"[3]۔

یعنی: سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں۔

لہذا یہ مقدّس ہستیاں جتنے بڑے مقام و مرتبہ پر فائز ہیں، ان کا ادب و احترام بھی اتنا ہی زیادہ ہے۔ ان مقدّس ہستیوں کی بے ادبی دوسروں کی بے ادبی کی بنسبت بڑا جرم ہے، ان کی بے ادبی اللہ و رسول عزوجل و صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ناراضی کا سبب ہے، لہذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ جب بھی ان مقدس ہستیوں کا ذکر کریں تو خیر کے ساتھ کریں۔ ان کی بارگاہ میں

---

[2] (سورۃ التوبۃ:100)

[3] (صحیح البخاری، کتاب الرقاق، ص:1602، حدیث:6429، مطبوعۃ: دار ابنِ کثیر، دمشق)

ایسا جملہ بولنے سے بھی باز رہیں، جو ان کی شان کے لائق نہیں۔

چناں چہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إِذَا ذُكِرَ أَصْحَابِي فَأَمْسِكُوا"[4]

یعنی: جب میرے صحابہ کا ذکر کیا جائے تو (ان کی برائی بیان کرنے سے) باز رہو۔

لیکن بد قسمتی سے آج کئی بد قسمت لوگ ان مقدّس ہستیوں کے بارے میں نازیبا کلماتِ کہتے اور لکھتے ہیں۔ صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی شان وعظمت، پاکیزگی اور عدالت کے بارے میں بہت سے علمائے کرام نے بہت کچھ لکھا اور صحابہِ کرام علیہم رضوان کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا رد فرمایا۔ ان ہی علما میں سے علّامہ عبد الفتّاح بن صالح قدیش یافعی ہیں، جن کا رسالہ "حکمُ من سبّ الصّحابة فی المذاهب الأربعة" ہے اور اس رسالے کی خُصوصیات میں سے ہے کہ مصنّف نے صحابہِ کرام علیہم الرضوان پہ سبّ و شتم کرنے والے کا حکم مذاہبِ اربعہ (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کی روشنی میں اُن کی مستند کتب سے بیان فرمایا۔ چوں کہ یہ رسالہ عربی زبان میں تھا تو اس کی اہمیت اور وقت کی ضرورت کے پیشِ نظر رئیسِ فتاویٰ مرکزِ تربیتِ افتا (پاکستان) اُستاذ العلما قمر الفقہا حضرت مہتابِ ملّت مفتی مہتاب

---

[4] (المعجم الکبیر للطّبرانی، باب العین، 10/ 198، مطبوعة: مکتبة ابن تیمیة، القاهرة)

احمد قمر نعیمی دامت برکاتہم العالیہ نے اس کے اردو ترجمہ کی ضرورت محسوس فرمائی تو یہ کام استاذِ محترم نے ہمارے آن لائن ادارہ: فتاویٰ مرکزِ تربیتِ افتا(پاکستان) کے رُکن حضرتِ علّامہ مولانا احمد یار خان مدنی حفظہ اللہ الغنی کے ذمّہ لگایا۔ انہوں نے بڑی محنت اور عرق رَیزی سے یہ کام سر انجام دیا اور پھر استاذِ محترم نے جب تخریج و حواشی لگانے کا ارشاد فرمایا تو انہوں نے محنتِ شاقّہ اور جانفشانی سے اس کام کو بھی سر انجام دیا۔ درحقیقت اس کام کے پیچھے استاذِ محترم ہی کی تربیت، محنت و شفقت اور خُصوصی توجّہ ہے، اسی کا یہ نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے مُحسن و مُربّی اُستاذِ مکرّم حضرتِ مہتابِ ملّت حفظہ اللہ وأطال عمرہ اور مُترجم محترم جناب علّامہ مولانا احمد یار خان مدنی صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

ادارہ اِس رسالے کو سلسلۂ قمریہ نمبر:3(جون 2026م) میں شائع کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے پیارے حبیب صلّی اللہ علیہ وسلّم کے طفیل مصنّف، مُترجم اور استاذِ محترم اور جملہ معاونین کی کاوشوں کو اپنی پاک بارگاہ میں قبول فرمائے اور ان کی دینی و علمی خدمات میں مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین!

خادم العلم والعلما:

یاسر عباس عطاری مدنی

مقدّمہ از مُترجم

از علامہ احمد یار مدنی سلّمہ الغنی

(متخصّص فتاوٰی مرکزِ تربیتِ اِفتا پاکستان)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ، اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وہ خوش نصیب بندہ جسے ایمان کی حالت میں حضور صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی صحبت حاصل ہوئی ہو اگرچہ ایک لمحہ ہی کیوں نہ ہو اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہوا ہو، اسے صحابی کہتے ہیں۔

چناں چہ صحابی کی تعریف بیان کرتے ہوئے علّامہ محمد عبد العزیز پرہاروی حنفی، متوفّٰی:1239ھ قلم طراز ہیں:

"ھو من صحب النبی صلّی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلّم ولو ساعۃ من الإیمان و مات مؤمناً"[5]۔

---

[5] (النبراس شرح شرح العقائد النسفیۃ، الکف عن ذکر الصحابۃ إلا بخیر، 702، مطبوعۃ: مکتبۃ یاسین)

یعنی: جس کو ایمان کی حالت میں حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی صحبت نصیب ہو اور ایمان پر اس کا خاتمہ ہوا ہو اسے صحابی کہتے ہیں۔

ہمیں تمام صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے دل و جان سے محبت ہے، ہم ان کی محبت میں غلو نہیں کرتے اور ان پہ تبرّا بازی بھی نہیں کرتے۔ جو بد بخت ان سے بغض رکھے یا ان کی برائی بیان کرے، ایسے بندے سے ہم نفرت کرتے ہیں؛ کیوں کہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے بغض رکھنا کفر و منافقت و طُغیان ہے جب کہ ان سے محبت کرنا دین و ایمان ہے۔ جیسا کہ علّامہ ابو جعفر محمّد بن سلامۃ ازدی طحاوی حنفی، متوفّٰی: 321ھ تحریر فرماتے ہیں:

"ونحب أصحاب رسول اللہ صلّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلّم، ولا نفرط فی حب احدٍ منھم، ولا نتبرّأ من احد منھم، ونبغض من یبغضھم، وبالغیرین کرھم، ولا نذکرھم إلا بخیر۔ وحبھم دین وإیمان واحسان، وبغضھم کفر ونفاق وطغیان"[6]

یعنی: ہم حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے تمام صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے محبت

---

[6] (العقیدۃ الطحاویۃ، 81، مطبوعۃ: المکتب الاسلامی، بیروت)

کرتے ہیں، ان میں سے کسی کی محبت میں تفریط (غلوّ) نہیں کرتے، ان میں سے کسی پر تبرّا نہیں کرتے۔ جو ان سے بغض رکھے یا ان کی برائی بیان کرے، اس سے ہم نفرت کرتے ہیں۔ ہم جب بھی صحابہِ کرام علیہم الرضوان کا تذکرہ کرتے ہیں تو خیر ہی کے ساتھ کرتے ہیں۔ ان کی محبت دین اور ایمان و احسان ہے، ان سے بغض رکھنا کفر اور نفاق و طُغیان ہے۔

اہلِ سنّت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ سارے صحابہِ کرام علیہم الرّضوان پاکیزہ طبیعتوں کے مالک ہیں، ان کو عادل و انصاف پسند ماننا واجب ہے، ان پر طعن و تشنیع کرنے سے باز رہنا واجب ہے۔ جیسا کہ علّامہ قاسم بن قطلوبغا حنفی، متوفّٰی: 878ھ لکھتے ہیں:

"وإعتقاد اهلِ السنة والجماعة﴿تزكيّة جميع الصحابة﴾ رضی الله عنهم وجوباً بإثبات العدالة لكلٍ منهم، والكف عن الطعن فيهم"[7]۔

یعنی: اہلِ سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ تمام صحابہِ کرام علیہم الرضوان پاکیزہ طبیعت والے ہیں، ان میں سے ہر ایک کو عادل ماننا واجب ہے اور ان پہ طعن کرنا حرام

[7] (كتاب المسامرة فی شرح المسايرة، الأصل الثامن: فضل الصحابة الأربعة، 2/ 157، مطبوعة: المكتبة الأزهرية)

ہے۔

تمام صحابہِ کرام علیہم الرضوان مطلقاً عادل ہیں، ان کا عادل ہونا قرآن و سنت اور اجماع سے ثابت ہے۔جیسا کہ شیخ علی بن سلطان المعروف ملّا علی قاری حنفی، متوفّٰی:1014ھ قلم طراز ہیں:

"والصحابة كلهم عدول مطلقاً لظواهر الكتاب والسنة واجماع"[8]۔

یعنی: سارے صحابہِ کرام علیہم الرضوان مطلقاً عادل ہیں، ان کا عادل ہونا کتاب و سنّت کے ظاہر اور اجماع سے ثابت ہے۔

جمہور علما کے نزدیک صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنا حرام ہے اور اس پہ سخت تعزیر ہے جب کہ مالکی مذہب کے علما کے نزدیک اس کی سزا قتل ہے۔ بعض علمائے احناف کے نزدیک بھی شیخین رضی اللہ عنہما پہ سبّ و شتم کرنے والے کی سزا قتل ہے۔

چناں چہ علّامہ علی قاری تحریر فرماتے ہیں:

---

[8] (مرقاة المفاتيح شرح مشكوٰة المصابيح،كتاب المناقب والفضائل،باب مناقب الصحابة، 9/ 1875،مطبوعة: دار الفكر، بيروت)

"إعلم أن سبّ الصحابة حرام من أكبر الفواحش، و مذهبنا و مذهب الجمهور أنه يعزر۔ و قال بعض المالكية: يقتل۔ وقال القاضي عياض: سبّ أحدهم من الكبائر، وقد صرح بعض علمائنا بأنه يقتل من سبّ الشيخين"[9]۔

یعنی: جان لو کہ بے شک صحابہِ کرام علیہم الرضوان پہ سبّ و شتم کرنا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ ہمارے اور جمہور علما کے نزدیک اس کی سزا سخت تعزیر ہے جب کہ بعض مالکی علما کے نزدیک اس کی سزا قتل ہے۔ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کسی بھی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہ سبّ و شتم کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ ہمارے بعض علمانے صراحتاً کہا ہے کہ جو شخص شیخین کریمین رضی اللہ عنہما پہ سبّ و شتم کرے اس کی سزا قتل ہے۔

اسی طرح افقہِ امت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان حنفی، متوفّٰی:1340ھ تحریر فرماتے ہیں:

دوم تبرائی کہ عقائدِ کفریہ اجماعیہ سے اجتناب اور صرف سبِّ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ارتکاب کرتا ہو، ان میں سے منکرانِ خلافتِ شیخین رضی اللہ تعالی عنہما اور انہیں

---

9 (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب المناقب والفضائل ، باب مناقب الصحابة ، 9/ 3875 ، مطبوعة: دار الفکر، بیروت)

برا کہنے والے فقہاے کرام کے نزدیک کافر و مرتد ہیں۔ نص علیہ في الخلاصة والهندية وغیرھما، مگر مسلکِ محقق قولِ متکلمین ہے کہ یہ بدعتی ناری جہنمی کِلاب النار ہیں مگر کافر نہیں[10]۔

روافض کا یہ بدبخت گروہ ہر دور میں رہا ہے اور صحابہِ کرام علیہم الرضوان پہ سبّ و شتم کرنا ان کا شیوہ رہا ہے، لہذا ہر دور کے علماے کرام نے ان کا حکم واضح کیا ہے۔ زیرِ نظر رسالہ بھی اِسی زنجیر کی ایک کڑی ہے کہ اس رسالے میں مذاہبِ اربعہ (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کے موقف کو ان کی مستند کتابوں سے بیان کیا گیا ہے۔

صحابہِ کرام علیہم الرضوان پہ سبّ و شتم کرنے والے پہ کیا حکم لگتا ہے اس کے بارے اس رسالے میں تفصیل سے گفتگو کی گئی ہے، لہذا اس رسالے کا خلاصہ ہم اپنے الفاظ میں بیان کر دیتے ہیں تا کہ قارئینِ کرام کے لیے اسے سمجھنا آسان ہو۔

خلاصہِ رسالہ:

یہ رسالہ تین بحثوں اور ایک تتمّہ پر مشتمل ہے۔

---

10 (فتاویٰ رضویة، 347/11، مطبوعة: رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

پہلی بحث:

صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنا، مگر تکفیر نہ کرنا۔

اس کی دو حالتیں ہیں۔

پہلی حالت: تمام صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنا۔

دوسری حالت: بعض صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنا۔

دوسری حالت کی دو جہتیں ہیں۔

پہلی جہت: صحابی ہونے کی وجہ سے سبّ و شتم کرنا۔

دوسری جہت: کسی اور سبب سے سبّ و شتم کرنا۔

دوسری بحث:

صحابہِ کرام علیہم الرضوان پہ سبّ و شتم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی تکفیر بھی کرنا۔

اس کی بھی دو حالتیں ہیں۔

پہلی حالت: تمام صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر کرنا۔

دوسری حالت: بعض صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر کرنا۔

تیسری بحث:

سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہ سبّ و شتم کرنا۔
اس کی بھی دو حالتیں ہیں۔
پہلی حالت: ان باتوں کے ذریعے سبّ و شتم کرنا جن سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری قرار دیا ہے۔
دوسری حالت: کسی اور بات کے ذریعے انہیں سبّ و شتم کرنا۔
تتمہ: سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا پہ سبّ و شتم کرنا۔

مصنف نے بہتریں انداز میں مذکورہ تقسیم کاری کر کے تینوں بحثوں کی پہلی اور دوسری حالت کے حکم کو مذاہبِ اربعہ کی روشنی میں بیان کیا ہے۔

چوں کہ یہ رسالہ عربی زبان میں تھا تو استاذِ محترم رئیسِ فتاویٰ مرکزِ تربیتِ افتا (پاکستان) قمر الفقہا مفتی مہتاب احمد قمر نعیمی صاحب أطال اللہ عمرہ نے اِس بندۂ ناچیز کو حکم فرمایا کہ اس رسالے کا اُردو ترجمہ کروں۔ میرے لیے یہ سعادت کی بات ہے کہ اُستاذِ محترم نے مجھے اس کام کے لئے منتخب فرمایا۔ میں نے لبّیک کہتے ہوئے حامی بھر لی اور اپنے بہت ہی پیارے، نہایت ہی شفیق اساتذہ علّامہ مولانا قاری مفتی محمد یوسف قادری رضوی اور علّامہ مولانا محمد ارشاد مدنی صاحب (مدرس

جامعہ المدینہ دنیاپور، پنجاب) اور علّامہ مولانا رضوان بلوچ مدنی صاحب سے رابطہ کرکے ان سے خصوصی دعائیں لے کر ترجمہ کا کام شروع کر دیا۔ اِن اساتذہِ کرام کی دعاؤں ہی کا نتیجہ ہے کہ میں نے رمضان المبارک سنہ 1447ھ کے آخری ایک ہفتے ہی میں اس کا ترجمہ مکمل کر لیا۔

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا

بول بالے میری سرکاروں کے۔

بہر حال ترجمہ مکمل کرنے کے بعد استاذِ محترم نے اپنی قیمتی ساعتوں سے وقت نکال کر مکمّل ترجمہ چیک فرمایا، بعض مقامات پر بہترین اِصلاح بھی فرمائی اور پھر حکم فرمایا کہ اس رسالے میں جتنے حوالے ہیں تمام حوالوں کی تخریج ہونی چاہیے، پھر تخریج کا کام شروع کر دیا۔ تخریج کا کام اگرچہ میرے لیے مشکل تھا، تاہم ہمارے اِدارے کے ایک محنتی اور قابل رُکن، سینئر متخصّص علّامہ مولانا محمّد یاسر عطاری مدنی سلّمہ الغنی نے میرا خوب ساتھ دیا۔ جزاہ اللہ خیراً کثیراً۔

تخریج کے بعد ماخذ و مراجع پہ کام مکمل کر لیا تو پھر استاذِ محترم نے حکم فرمایا کہ اس رسالے میں جہاں جہاں اَحناف کا موقف بیان ہوا ہے اس پہ حواشی کا اہتمام کرو، لہذا میں

نے ان مقامات پہ چند مفید حواشی کا بھی اہتمام کیا۔اس تمام کام کے مکمل ہونے کے بعد استاذِ محترم نے اپنے قابل اور معتمد طلبہِ کرام سے اس کی پروف ریڈنگ کروائی اور جہاں جہاں اِصلاح کی ضرورت پڑی، خود بھی اِصلاح فرماتے رہے۔میں اُستاذِ محترم کا بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں اور یہ حقیقت ہے کہ اگر اُستاذِ محترم کی بہت زیادہ محنت وتوجّہ شامل حال نہ ہوتی تو یہ رسالہ کبھی پایہ تکمیل تک نہ پہنچتا،ان کے پاس میں فتویٰ نویسی کے لیے حاضر ہوا تھا لیکن انہوں نے تھوڑے ہی عرصے میں مصنّف بھی بنا دیا۔اللہ تعالی انہیں جزاے خیر دے اور صحت وعافیت والی عُمرِ طویل عطا فرمائے۔

اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں ہمارے اِدارے کے محنتی اور قابلِ تکریم رکن علّامہ محمد کاشف مدنی صاحب حفظہ اللہ آف ملتان کا جنہوں نے استاذِ محترم کے حکم پہ اس رسالے کی فائل کی ہر حوالے سے سیٹنگ کی اور کمپوزنگ پہ نظرِ ثانی فرمائی۔بارك الله فی علمهٖ و عمرهٖ.وما توفيقی الا بالله. ماشاءالله كان،وما لم يشأ لم يكن.

راقم الحروف:احمد یار خان مدنی

متخصّص:فتاویٰ مرکزِ تربیتِ اِفتا(پاکستان)

مدرّس:جامعۃ المدینہ سانگھڑ،سندھ،شہنشاہ کالونی

رسالہ:"حُكمُ مَن سَبّ الصّحابة فی المَذاہبِ الأربعة"

بنام

صحابی کی توہین اور اِسلامی قوانین

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، درود و سلام نازل ہوں ہمارے سردار حضرتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو خاتم النبیین ہیں اور درود و سلام نازل ہوں ان کے سارے آل واصحاب پر اور قیامت تک آنے والے ان لوگوں پر جو ان کی پیروی کریں گے۔ حمد وصلوٰۃ کے بعد، بات یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہِ کرام علیہم الرضوان نبیوں اور رسولوں کے بعد آنے والے تمام لوگوں سے افضل ہیں اور وہ دینِ متین کو ہم تک پہنچانے والے اور دین کی مدد و نصرت کرنے والے اور دین کو پھیلانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں امتِ محمدیہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور ہمیں ان کے ساتھ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انبیاء کرام علیہم السلام اور صدیقین اور شہداے کرام اور صالحینِ عظام کے ساتھ جمع فرمائے۔

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے رسوا کیا اور انہوں نے صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی شان میں گستاخی کی ان کے حکم کے بارے میں یہ مختصر سا رسالہ ہے، اس میں تین بحثیں ہیں۔

پہلی بحث:

اس شخص کے بارے میں، جو صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرے، مگر کافر نہ کہے۔

دوسری بحث:

اس شخص کے بارے میں ہے جو صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرے اور کافر کہے۔

تیسری بحث:

اس شخص کے بارے میں ہے جو اُمّ المومنین حضرتِ سیِّدُتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سبّ و شتم کرے۔

پہلی بحث:

اس شخص کا حکم جو صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرے، مگر کافر نہ کہے۔

اس کی دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

تمام صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنے کا حکم۔

دوسری حالت:

بعض صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنے کا حکم۔

پہلی حالت:

تمام صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنا، مگر کافر نہ کہنا۔

اس میں شک نہیں کہ یہ کفر ہے؛ کیوں کہ اس میں اُن آیتوں اور حدیثوں کو جھٹلانا ہے، جو ان کی تعریف میں آئی ہیں، دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ دینِ متین کو ہم تک پہنچانے والے ہیں، لہذا اُن پہ طعن و تشنیع کرنا دین پہ طعن و تشنیع کرنا ہے۔ علامہ سبکی علیہ الرحمہ نے اپنے فتاویٰ کی جلد دوم، صفحہ، 575، پر فرمایا: اِسی بحث پر بنیاد ہے تمام صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنے کا؛ کیوں کہ تمام صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنا بلا شک و شبہ کفر ہے[11]

دوسری حالت:

بعض صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنا، مگر کافر نہ کہنا۔
اس کی دو جہتیں ہیں۔

پہلی جہت:

---

[11] فتاوی السبکی، فصل فی سبّ النبی، 2/ 575، مطبوعہ: دار المعرفہ، بیروت

ان کو سبّ و شتم ان کے صحابی ہونے کی وجہ سے کرنا۔ بلا شک و شبہ یہ بھی کفر ہے۔ علامہ سبکی علیہ الرحمہ نے اپنے فتاویٰ کی جلد دوم، صفحہ، 575، پر فرمایا: اسی طرح اگر کسی ایک بھی صحابی کو بحیثیت صحابی سبّ و شتم کرے گا تو کافر ہو جائے گا؛ کیوں کہ اس میں صحبتِ نبی صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخفیفِ شان ہے اور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در پے ہونا ہے، لہذا کسی بھی صحابی کو سبّ و شتم کرنے والا بلا شک و شبہ کافر ہو جائے گا۔[12] علامہ طحاوی علیہ الرحمہ کے فرمان کو ضروری ہے کہ اسی پر محمول کیا جائے، جو انہوں نے فرمایا: صحابہِ کرام علیہم الرضوان سے بغض رکھنا کفر ہے؛ کیوں کہ کسی بھی صحابی سے بغض رکھنا بلا شک و شبہ کفر ہے۔ علامہ سبکی علیہ الرحمہ نے اپنے فتاویٰ کی جلد دوم، صفحہ، 575 پر یہ بھی فرمایا: اگر کسی نے شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں سے کسی ایک سے بھی صحابی ہونے کی وجہ سے بغض رکھا تو بلا شک و شبہ کافر ہو جائے گا، بل کہ اگر کسی دوسرے صحابی کو بھی صحابی ہونے کی وجہ سے سبّ و شتم کرے گا تو کافر ہو جائے گا

[12] فتاوی السبکی، فصل فی سبّ النبی، 2/ 575، مطبوعہ: دار المعرفہ، بیروت

دوسری جہت:

کسی ایک صحابی کو سبّ و شتم کرنا، مگر صحابی ہونے کی وجہ سے نہیں، بل کہ کسی اور وجہ سے۔ اس میں اختلاف ہے، کچھ اہلِ علم نے اس پر بھی کفر کا حکم لگایا ہے اور کچھ نے کفر کا حکم نہیں لگایا، صرف فسق کا حکم لگایا ہے، اسی پر جمہور علما ہیں۔

اس میں مذاہبِ اربعہ میں سے ہر مذہب میں اختلاف ہے اور درج ذیل چند اقوال پیشِ خدمت ہیں۔

حنفی مذہب:

1: احناف کے نزدیک صحیح مذہب یہ ہے کہ یہ فسق ہے، کفر نہیں۔[13]

[13] دوم تبرائی کہ عقاید کفریہ اجماعیہ سے اجتناب اور صرف سَبّ صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کا ارتکاب کرتا ہو، ان میں سے منکرانِ خلافتِ شیخین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا اور انھیں برا کہنے والے فقہائے کرام کے نزدیک کافر و مرتد ہیں۔ نص علیہ فی الخلاصۃ والھندیۃ وغیرھما، مگر مسلک محقق قول متکلمین ہے کہ یہ بدعتی ناری جہنمی کلاب النار ہیں مگر کافر نہیں۔ (فتاوٰی رضویۃ، 11/347، مطبوعۃ: لاھور)

2: کچھ نے اسے کفر قرار دیا ہے۔

3: کچھ نے کہا کہ اگر سبّ و شتم کرنے کو حلال سمجھے یا ان کی شان کو ہلکا سمجھے یا ان کو سبّ و شتم کرنے کو دین سمجھے تو کفر ہے ورنہ کفر نہیں۔

اَحناف کے کچھ اَقوال درج ذیل ہیں:

حاشیہِ ابنِ عابدین شامی کی جلد 5، صفحہ: 11 پر ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ معتزلہ اور روافض وغیرہ بدعتیوں کے بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ ان پہ کفر کا حکم نہیں ہے اگرچہ وہ صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کریں یا کسی شبہے والی دلیل کی بنا پر ہمارے قتل کو حلال سمجھیں۔ جیسا کہ خوارج نے صحابہِ کرام علیہم الرضوان کے قتل کو حلال جانا۔[14] اسی سے صاحبِ بحر کی مراد ظاہر ہوئی کہ انہوں نے کہا: ان میں سے جو کافر نہیں ہے۔ اسی وجہ سے اسے کافر سے تشبیہ دی، اسی سے صاحبِ نہر کا اعتراض ساقط ہوا کہ انہوں نے کہا کہ وہ رافضی جو شیخین رضی اللہ عنہما کو سبّ و شتم کرے وہ کافر ہے، اسی طرح بعض نے اس کا یہ جواب دیا کہ

---

[14] حاشیۃ ابنِ عابدین، باب خیار العیب، 5 / 11، مطبوعہ: مطبعۃ مصطفیٰ

صاحبِ بحر کی مراد یہ ہے کہ جو شخص فقط تفضیلی ہو نہ کہ سبّ و شتم کرنے والا ہو، اسے سمجھو۔

"حاشیہِ ابنِ عابدین" جلد، 7، صفحہ، 162، پر لکھا ہے: جو صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرے؛ کیوں کہ اگر کوئی شخص کسی ایک بھی بندے کو گالی دے تو اس کی شہادت قابلِ قبول نہیں تو یہ بدرجہ اولی اسی کا حقدار ہے[15]۔ حاصلِ کلام یہ ہے کہ شیخین یا کسی اور کو سبّ و شتم کرنے والے پر مطلقاً کفر کا قول کرنا ضعیف ہے اور اس پر فتویٰ دینا اور اعتماد کرنا مناسب نہیں ہے۔ جیسا کہ میرے والد صاحب نے اپنی کتاب "تنبیہ الولاۃ والحکام" میں اس کی تحقیق کی ہے تو اس کی طرف رجوع کرو۔ انہوں نے اس میں یہ بھی فرمایا کہ علما اور اولیا کو قتل کرنا اور سبّ و شتم کرنا کفر نہیں ہے، البتہ اگر اسے حلال سمجھ کر کرے یا ان کی شان میں تخفیف کرے تو کفر ہے۔ اسی وجہ سے سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اور مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے قتل کرنے والے پر کسی بھی عالم نے کفر کا قول نہیں کیا،

---

[15] حاشیۃ ابنِ عابدین، مطلب مھم فی حکم سبّ الشیخین، 4 / 236 مطبوعہ: مطبعۃ مصطفیٰ

اگرچہ خارجیوں نے اول کو اور رافضیوں نے دوم کو کافر کہا۔ بہر حال اگر کسی نے ایک بھی صحابی کو سبّ و شتم کی تو وہ بالاجماع فاسق و بدعتی ہے۔ اگر سبّ و شتم کرنے کو مباح جانا اور اس کو ثواب سمجھا۔ جیسا کہ بعض شیعہ سمجھتے ہیں تو کافر ہو جائے گا۔ اگر کسی صحابی کو سبّ و شتم کی تو دیکھا جائے گا کہ اس کے ساتھ کفر کا کوئی قرینہِ حالیہ پایا گیا تو وہ کافر ہے ورنہ فاسق ہے۔

اور جو بندہ اِس طرح کے کاموں سے باز نہ آتا ہو، وہ عادتاً جھوٹ بولنے سے بھی باز نہیں آتا، بر خلاف اس بات کے کہ وہ پوشیدہ طور پہ اَسلاف کو سبّ و شتم کرے۔ کفر کی وجہ سے ان کی گواہی کے قابلِ قبول نہ ہونے کی علت کسی نے بیان نہیں کی۔ جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ البتہ علمانے خطابیہ فرقے کو اس سے مستثنیٰ کیا ہے؛ کیوں کہ وہ جھوٹی گواہی اور جھوٹی قسم کھانے کو برا نہیں سمجھتے۔ اسی طرح محدّثین نے صراحت کی ہے کہ اہلِ ہوا کی روایت قابلِ قبول ہے، یہ ان کے بارے میں ہے جو تمام صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرتے ہیں اور کسی فاسد تاویل کی بنا پہ انہیں کافر قرار دیتے ہیں۔ "خلاصة" میں جو کچھ بیان ہوا اس سے پتہ چلا کہ ان کو کافر کہنے کا قول ضعیف ہے اور متون و شروحات کے خلاف ہے، بل کہ

فقہا کے اجماع کے بھی خلاف ہے۔ جیسا کہ آپ سن چکے۔ علامہ علی قاری نے "الخلاصہ" کے رد پہ ایک رسالہ لکھا ہے۔اس سے یقینی طور پہ پتہ چلا کہ جو "الجوھرہ" کی طرف منسوب ہے کہ یہ سبّ و شتم کفر ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں ہے، "الجوھرہ" میں اس قول کے ہونے کو فرض کرنا بھی باطل ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں ہے اور اس پہ عمل کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ یہ بات گزر چکی کہ جب کسی مسئلہ میں اختلاف ہو اگرچہ ضعیف روایت ہو تو مفتی پر لازم ہے کہ وہ عدمِ کفر کے قول کی طرف مائل ہو تو یہاں کفر کے قول کی طرف مائل ہونا کیسے درست ہو گا کہ یہاں کفر کا قول کرنا اجماع کے خلاف ہے، چہ جائے کہ اس کی توبہ کرنے کے باوجود اس کے قتل کی طرف میل کیا جائے۔ یہ بات بھی گزر چکی کہ توبہ کا قبول نہ ہونا کسی رسول علیہ السلام کی گستاخی کرنے والے کے لیے ہے تو شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی گستاخی کرنے والے پر یہ حکم کیسے لگے گا۔

ابنِ نجیم کی کتاب "الأشباہ والنظائر" کی شرح "غمزعیون البصائر" میں اور "السراج" میں بھی ہے کہ صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنا کبیرہ گناہ

ہے[16]،اس قول پہ بعض علما کو اعتراض ہے؛ کیوں کہ اس میں اشارہ اس طرف ہے کہ یہ کفر نہیں ہے، جب کہ یہ کفر ہے۔ حالاں کہ اس میں یہ بھی تو اشارہ ہے کہ کبیرہ گناہ ہونا کفر ہونے کے منافی نہیں ہے، بل کہ گناہِ کبیرہ اور کفر ایک ساتھ جمع ہوسکتے ہیں۔ جیسا کہ شرک کرنا کبیرہ گناہ بھی ہے اور کفر بھی ہے، لہذا اس میں کفر نہ ہونے کا اشارہ کہاں سے آیا، البتہ بات یہ ہے کہ اس قول میں کفر سے سکوت ہے۔ کتاب "الاختیار" کی "فصل الخوارج والبغاۃ" میں مذکور ہے کہ کسی بھی صحابی کو سبّ و شتم کرنا اور اس سے بغض رکھنا کفر نہیں ہے؛ کیوں کہ حضرتِ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اپنے سبّ و شتم کرنے والے کو کافر قرار نہیں دیا اور نہ ہی اسے قتل کیا۔

علامہ سبکی علیہ الرحمہ کے فتاویٰ کی جلد دوم، صفحہ 576، پر ہے:

میں نے احناف کی کتابوں میں سے "الفتاویٰ البدیعیہ" میں دیکھا: روافض دو طرح کے ہیں۔ کافر اور غیرِ کافر۔ ان کا آپس میں بھی اختلاف ہے۔ ان میں سے

---

[16] غمز عیون البصائر فی شرح الأشباہ والنظائر، الفن الأول، القاعدۃ الخامسۃ، 1/ 291، مطبوعہ: دار الکتب العلمیۃ

جو شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی امامت کا انکار کرے تو صحیح قول کے مطابق وہ کافر ہے۔ بلاشک وشبہ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی امامت کا انکار کرنے کی شناعت ان کو سبّ و شتم کرنے کی شناعت سے کم ہے۔[17] میں نے احناف کی کتابوں میں سے "المحیط" میں دیکھا: امام محمد علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ رافضی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، پھر فرمایا؛ کیوں کہ روافض سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے منکر ہیں، حالاں کہ ان کی خلافت پر صحابہِ کرام علیہم الرضوان کا اجماع ہے۔ احناف کی کتابوں میں سے "الخلاصہ" میں ہے: جو شخص سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا انکار کرے، وہ کافر ہے۔ فتاویٰ کے تتمہ میں ہے کہ وہ غالی رافضی جو سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کا منکر ہو، اس کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز ہے۔ امام سروجی کی کتاب "غایہ" اور امام مرغینانی کی کتاب میں ہے کہ ہر بدعتی اور اہلِ ہوا کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے اور رافضی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ پھر فرمایا: اگر اس کی نفس پرستی کفر ہو تو اس کے پیچھے

---

[17] فتاوی السبکی، فصل فی سبّ النبی، 2/ 576، مطبوعہ: دار المعرفہ، بیروت

نماز ناجائز ہے ورنہ نماز ہو جائے گی، مگر مکروہ ہو گی۔ احناف میں سے ابنِ بلدجی کی کتاب "شرح المختار" میں ہے کہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان میں سے کسی ایک کو بھی سبّ و شتم کرنا اور اس سے بغض رکھنا کفر نہیں ہے، البتہ گمراہی ہے؛ کیوں کہ حضرتِ مولا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے سبّ و شتم کرنے والے کو کافر قرار نہیں دیا اور اسے قتل بھی نہیں کیا۔ احناف کی کتابوں میں سے "الفتاویٰ البدیعیۃ" میں ہے کہ جو شخص سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کا منکر ہو وہ کافر ہے جب کہ بعض نے کہا کہ وہ بدعتی ہے، صحیح یہ ہے کہ وہ کافر ہے۔

مالکی مذہب:

مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنا کفر نہیں ہے، بل کہ فسق ہے۔ ابنِ کثیر نے امامِ مالک علیہ الرحمہ سے ایک روایت بیان کی کہ کفر ہے، مگر میں مالکی مذہب کی کسی کتاب میں اس روایت پہ مطّلع نہیں ہوا۔

مالکی مذہب کے چند اقوال

علامہ دردیر نے خلیل کی شرح کی جلد 4، صفحہ، 312، پر فرمایا: ان لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جنہیں قتل نہیں کیا جائے گا۔ جس شخص کے نبی ہونے پر اجماع نہ ہو اسے سبّ و شتم کرنے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ جیسا کہ حضرتِ سیدنا خضر علیہ السلام اور حضرت سیّدنا لقمان رحمۃ اللہ علیہ اور حضرتِ بی بی مریم رضی اللہ عنہا اور حضرتِ خالد بن سنان جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ کنویں والوں کے نبی تھے۔ اور جس نے کسی صحابی کو سبّ و شتم کیا اسے بھی قتل نہیں کیا جائے گا[18]۔ علامہ دسوقی نے اس کے حاشیہ کی جلد 4، صفحہ، 312، پر فرمایا: علامہ شیخ محمد امیر نے کہا کہ صحابی کو سبّ و شتم کرنے کا حکم تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنے والے کو شامل ہے[19]۔

اہم بات:

علامہ دسوقی کا قول کہ یہ سبّ و شتم سب کو شامل ہے۔ الخ

---

[18] الشرح الکبیر، باب فی الردۃ واحکامھا، 4 / 312، دار الفکر، بیروت

[19] حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر، باب فی الردۃ واحکامھا 4، 312 مطبوعہ:: دار الفکر، بیروت

اس سے مراد یہ نہیں کہ ان سب کو ایک ساتھ سبّ و شتم کرے، بل کہ اس سے مراد یہ ہے کہ کسی صحابی کو سبّ و شتم کرنے کا حکم مذکورہ چار شخصیات کے حکم کی طرح ہے۔ اس پر علامہ دسوقی کا قول "ای جنسہ" دلالت کر رہا ہے؛ کیوں کہ جنس کا عام ہونا بدلی ہے، شمولی نہیں ہے اور یہ مطلق کی قبیل سے ہے نہ کہ عام کی قبیل سے۔

علامہ سبکی علیہ الرحمہ کے فتاویٰ کی جلد،2، صفحہ،579، پر ہے کہ علامہ قاضی عیاض نے صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے سبّ و شتم کے بارے میں فرمایا: اس میں علما کا اختلاف ہے اور امام مالک کا مشہور مذہب یہ ہے کہ اس کو دردناک سزا دی جائے گی۔ امام مالک علیہ الرحمہ نے فرمایا: جو شخص کسی نبی علیہ السلام کو سبّ و شتم کرے، اسے قتل کیا جائے گا اور جو کسی صحابی کو سبّ و شتم کرے اسے دردناک سزا دی جائے گی۔ ابنِ حبیب نے فرمایا: جو غالی شیعہ سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض رکھے اور ان سے بیزاری اختیار کرے، اسے سخت سزا دی جائے گی اور جو شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بغض رکھے، اسے زیادہ سزا دی جائے گی اور اسے بار بار سزا دی جائے گی اور اسے عمر بھر قید میں رکھا جائے گا، یہاں تک کہ

مر جائے، مگر اسے قتل نہیں کیا جائے گا، البتہ اگر حضور صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کو سبّ وشتم کرے، اسے قتل کیا جائے گا۔ علامہ سحنون علیہ الرحمہ نے فرمایا: جو شخص حضور صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے حضرتِ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ یا حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ یا کسی اور صحابی رضی اللہ عنہ کی تکذیب کرے تو اسے سخت سزا دی جائے گی۔ تفسیرِ ابنِ کثیر کی جلد، 1، صفحہ 487، پر ہے۔ میں کہتا ہوں: علما کے ایک گروہ کا موقف یہ ہے کہ صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر کرنے والا کافر ہے، امامِ مالک علیہ الرحمہ سے بھی یہ روایت مروی ہے۔ "الشفا بتعریف حقوق المصطفی" کی جلد، 2، صفحہ، 222 پر ہے۔ قاضی اسماعیل اور بہت سے اَئِمَّہ سے مروی ہے اور امام نسائی نے بھی روایت کی ہے کہ ایک شخص نے کہا میں سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ایک شخص نے انہیں سبّ وشتم کی تو میں نے اس پر سختی کی تو سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے مجھے روکا تو میں نے کہا کہ مجھے چھوڑ دیں میں اس کو قتل کر دوں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھو، یہ حق صرف رسول اللہ صلیّ اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کہ ان کو سبّ وشتم کرنے والے کو قتل کیا جائے گا۔ قاضی ابو محمد بن نصر نے کہا کہ اس میں کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا۔ اسی طرح

عمر بن عبد العزیز سے ان کے عاملین نے اس شخص کے بارے میں مشورہ طلب کیا جس نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو سبّ و شتم کی تھی، آپ علیہ الرحمہ نے خط لکھا کہ کسی بھی مسلمان کو کسی کو بھی سبّ و شتم کرنے کی وجہ سے قتل کرنا حلال نہیں ہے، سوائے حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، ان کی گستاخی کرنے والے کو قتل کیا جائے گا۔[20]

شافعی مذہب:

شوافع کے نزدیک اگر کسی نے شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سبّ و شتم کی تو اس کے بارے میں دو موقف ہیں۔ عدمِ تکفیر اور تکفیر، جب کہ معتمد مذہب عدمِ تکفیر ہے۔

اگر شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے علاوہ کسی اور صحابی کو سبّ و شتم کرے تو اس کے بارے میں ایک ہی قول ہے کہ وہ کافر نہیں ہو گا، جب کہ علامہ سبکی علیہ الرحمہ نے

---

[20] الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، القسم الرابع فی تعرف وجوہ الأحکام فیمن تنقصه او سبّه ، 2/ 222 ، مطبوعه: دار الکتب العلمیة ، بیروت

تکفیر والے موقف کو اختیار کیا ہے۔

شوافع کے کچھ اقوال درج ذیل ہیں:

ابنِ حجر ہیتمی کی کتاب "الصواعق المحرقه" کی جلد،1، صفحہ،128، پر ہے۔لوگوں نے دعویٰ کیا کہ اِس شخص نے صحابہِ کرام علیهم الرضوان کو سبّ و شتم کی ہے اور اسے قتل کیا گیا تو اس کا یہ قتل کرنا ناحق ہے، علامہ سبکی علیہ الرحمہ نے اس مدعی کی بہت مذمت کی ہے؛ کیوں کہ انہوں نے اسے اپنے دلائل کی روشنی میں مذہب جانا ہے ورنہ تو ہمارا مذہب عنقریب جانو گے کہ عدمِ تکفیر کا ہے۔علامہ سبکی علیہ الرحمہ نے فرمایا: جس نے بھی اس کے قتل کو ناحق کہا وہ جھوٹا ہے؛ کیوں کہ اس کو قتل کرنا حق ہے؛ کہ وہ کافر ہوا تھا اور اپنے کفر پر مصر تھا۔"الصواعقِ المحرقه" جلد،1، صفحہ،129، پر ہے۔اس سے پتہ چلا کہ جو کچھ علامہ سبکی علیہ الرحمہ سے مروی ہے وہ ان کا اپنا اختیار کردہ ہے اور قواعدِ شافعیہ کے مطابق نہیں ہے[21]۔امام غزالی کی کتاب " فضائح الباطنیه" کے صفحہ،149، پر ہے۔ اگر کہا

[21] الصواعق المحرقه علی اهلِ الرفض والضلال والزندقه، خاتمه، 1/ 128، مطبوعه: مؤسسة الرساله، لبنان

جائے کہ کوئی شخص معاذ اللہ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور کچھ دیگر صحابہِ کرام علیہم الرضوان کے فاسق ہونے کا عقیدہ رکھے، مگر ان کے کفر کا عقیدہ نہ رکھے تو اس پر کفر کا حکم لگے گا یا نہیں؟ ہم کہیں گے کہ ہم اس پر کفر کا حکم نہیں لگائیں گے، البتہ اس پر فاسق اور گمراہ ہونے اور اجماعِ امت کے مخالف ہونے کا حکم لگائیں گے علامہ سبکی علیہ الرحمہ کے فتاویٰ کی جلد،2، صفحہ، 575، پر ہے۔ بہر حال وہ رافضی جو شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سبّ و شتم کرتے ہیں وہ اگر کسی اور صحابی رضی اللہ عنہ کو سبّ و شتم کرے، مگر صحابی ہونے کی وجہ سے نہیں، بل کہ کسی اور خاص وجہ سے کرے اور وہ صحابی فتحِ مکہ سے پہلے اسلام لایا ہو اور ہم اس کی فضیلت کو ثابت مانتے ہوں۔ قاضی حسین نے شیخین کو سبّ و شتم کرنے والے کے کافر ہونے کی دو وجہیں بیان کی ہیں[22]۔علامہ سبکی علیہ الرحمہ کے فتاویٰ کی جلد،2 صفحہ،577 پر یہ بھی ہے کہ ہمارے اصحاب میں سے قاضی حسین نے "باب اختلافِ نیۃ الامام والماموم" کے تحت فرمایا: جو شخص معاذ اللہ حضور صلّی اللہ

---

[22] الصواعق المحرقه علی اھلِ الرفض والضلال والزندقه، خاتمه، 1/ 128، مطبوعه: مؤسسة الرساله، لبنان

علیہ وآلہ وسلم کو سبّ وشتم کرے وہ کافر ہو جائے گا اور جو کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو سبّ وشتم کرے وہ فاسق ہو جائے گا اور جو شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما یا امام حسین رضی اللہ عنہ کو سبّ وشتم کرے تو اس کے بارے میں دو موقف ہیں۔پہلا موقف یہ ہے کہ وہ کافر ہو جائے گا؛کیوں کہ اِن کی امامت پر امت کا اجماع ہے۔دوسرا قول یہ ہے کہ فاسق ہو گا، مگر کافر نہیں ہو گا۔[23] علامہ سبکی علیہ الرحمہ کے فتاوی کی جلد،2، صفحہ،590 پر ہے۔قاضی حسین کی روایت گزر چکی کہ شیخین رضی اللہ عنہما یا ختنین رضی اللہ عنہما کو سبّ وشتم کرنے والے کے بارے میں دو موقف ہیں،دوسری جگہ ان کا صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ وشتم کرنے والے کے فاسق ہونے پر جزم کرنا،اسی طرح ابنِ صباغ وغیرہ کا امام شافعی سے بھی یہی حکایت کرنا منافی نہیں ہے؛کیوں کہ یہ دو الگ الگ مسئلے ہیں۔پہلا مسئلہ فقط گستاخی کرنے کے بارے میں ہے،جس کی گستاخی کی ہے وہ دوسرے صحابہِ کرام علیہم الرضوان میں سے ہو تو وہ فاسق ہو جائے گا جب کہ دوسرا مسئلہ خاص ہے شیخین رضی اللہ عنہما یا ختنین رضی اللہ عنہما کی گستاخی کرنے والے کے بارے میں اور اس کا حکم سخت

[23] فتاوی السبکی، فصل فی سبّ النبی، 2/ 575، مطبوعہ: دار المعرفہ، بیروت

ہے اور اس کی سزا بھی سخت ہے؛ کیوں کہ اس میں ایک قول کفر کا بھی ہے[24]۔
علامہ سبکی علیہ الرحمہ نے "الحلبیات" میں فرمایا: جو شخص شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سبّ و شتم کرے، اس کے بارے میں ہمارے اصحاب کے دو موقف ہیں، اگرچہ ہم اس کی تکفیر نہیں کرتے، مگر وہ فاسق ہے اور اس کی گواہی قابلِ قبول نہیں۔ اگر کسی دوسرے صحابی کو سبّ و شتم کرے تو وہ فاسق اور مردود الشہادۃ ہو جائے گا، اس کو مقبول الشہادۃ کہنے کی غلطی نہیں کی جائے گی۔ علامہ سبکی علیہ الرحمہ نے غلط قرار دیا اس بات کو جسے "الروضہ" میں راجح قرار دیا گیا تھا۔

"اعانۃ الطالبین" کی جلد، 4، صفحہ، 291، پر ہے۔ بدعتی کی گواہی قابلِ قبول ہے، اگرچہ وہ صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرے۔ "حواشی الشروانی" کی جلد 10، صفحہ، 235، پر ہے۔ "الروضہ" میں صاحبِ عدہ سے منقول ہے کہ انہوں نے صحابہِ کرام علیہم الرضوان کے سبّ و شتم کو کبیرہ گناہ قرار دیا۔ اور ابنِ مقری نے "الروضہ" میں اسی پر جزم کیا اور شارح نے اس پر اعتراض کیے بغیر اسے

---

[24] فتاوی السبکی، فصل فی سبّ النبی، 2/ 590، مطبوعہ: دار المعرفہ، بیروت

برقرار رکھا اور بعض متاخرین نے بھی اس پر جزم کیا۔ علامہ سیوطی علیہ الرحمہ کی کتاب "الأشباہ والنظائر" کے صفحہ، 488 پر ہے۔ بعض علما نے کہا: بدعتیوں کی چند قسمیں ہیں۔ تیسری اور چوتھی قسم میں اختلاف ہے۔ اصح تکفیر یا عدمِ تکفیر ہے۔ جیسا کہ خلقِ قرآن کے قائل کی تکفیر کو علامہ بلقینی نے صحیح قرار دیا ہے جب کہ اکثر کے نزدیک عدمِ تکفیر ہے۔ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سبّ وشتم کرنے والے کی تکفیر کو علامہ محاملی نے صحیح قرار دیا جب کہ اکثر کے نزدیک عدمِ تکفیر ہے۔[25]

حنبلی مذہب:

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو سبّ وشتم کرنے والے کے بارے میں حنابلہ کے درج ذیل اقوال ہیں۔

1: مطلقاً کافر ہے، چاہے حلال سمجھ کر کرے یا ویسے کرے۔

2: حلال سمجھ کر کرے تو کافر ہے ورنہ فاسق ہے۔

---

[25] الأشباہ والنظائر فی قواعد وفروع فقه الشافیة، الکتاب الخامس، باب المعاقله 488، مطبوعه: دار الکتب العلمیة

3: مقتدا ہو تو کافر ہے، مقلد ہو تو فاسق ہے۔

4: دین سمجھ کر کرے تو کافر ہے ورنہ کافر نہیں ہے۔

5: مطلقاً کافر نہیں ہے۔

حنابلہ کے چند اقوال یہ بھی ہیں:

ابنِ مفلح کی کتاب "الفروع" کی جلد،6، صفحہ،153، پر ہے۔ان کے غیر نے دو روایتیں ذکر کی ہیں۔اگر حلال سمجھ کر سبّ و شتم کرے تو کافر ہو جائے گا ورنہ نہیں[26]۔"نهاية المبتدى" میں ہے۔اگر کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو سبّ و شتم حلال سمجھ کر کرے تو کافر ہو جائے گا ورنہ فاسق ہو جائے گا،ایک قول کے مطابق پھر بھی کافر ہو جائے گا۔

ابنِ مفلح کی کتاب "المبدع" کی جلد،10، صفحہ،221پر ہے۔ابن البنا نے ذکر کیا کہ جو رافضی صحابہِ کرام علیہم الرضوان اور اسلاف کو سبّ و شتم کرے وہ کافر ہے مگر جو خارجی شخص مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو سبّ و شتم کرے اس کے بارے میں

[26] الفروع، کتاب الحدود، باب قتال اهل البغي10، / 182، مطبوعه: مؤسسة الرساله، بيروت

اختلاف ہے۔ قاضی نے جس قول کو ذکر کیا ہے وہ عدمِ تکفیر ہے۔[27] "مطالب اولی النهیٰ" کی جلد،6، صفحہ،273، پر ہے۔ "نهایة المبتدی" میں ہے کہ جو کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سبّ و شتم حلال سمجھ کر کرے، وہ کافر ہے ورنہ فاسق ہے۔[28] مطلب یہ کہ اس میں تاویل نہیں کی جائے گی۔اسی وجہ سے کثیر فقہا نے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے قاتل ابنِ ملجم پر کفر کا حکم نہیں لگایا؛ کیوں کہ جب اس نے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے کھانا کھلاؤ، پانی پلاؤ، اور اسے قید کرو، اگر میں بچ گیا تو میں اپنے خون کا خود مالک ہوں، اگر میں فوت ہو گیا تو اسے قتل کرنا اور اس کا مثلہ نہ کرنا۔ابنِ ملجم کی مولیٰ علی کو شہید کرنے پر تعریف کرنے والے پر کفر کا حکم نہیں لگایا جاے گا۔

"مطالب اولی النهیٰ" کی جلد،6، صفحہ، 615 پر ہے۔ مجد نے کہا: صحیح یہ ہے کہ ہر وہ بدعتی جو اپنی بدعت کی ترویج کرے تو ہم اس کی تکفیر کریں گے اور جو مقلد

---

[27] المبدع شرح المقنع کتاب الشهادات، باب شروط من تقبل شهادته، 10/ 559، مطبوعة: رکائز للنشر والتوزیع، الکویت

[28] مطالب اولی النهیٰ فی شرح غایة المنتهیٰ، باب قتال اهل البغی، 6/ 273، مطبوعة: المکتبة الاسلامی

ہو اس کی تفسیق کریں گے۔ جیسا کہ خلقِ قرآن کا قول کرنے والا یا اللہ تعالیٰ کے علم یا اسما کو مخلوق کہنے والا اور جو صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرے اور اسے دین سمجھے تو اگر وہ ان بدعتوں کا عالم ہو اور مناظرے کرتا ہو تو اس پر کفر کا حکم لگے گا۔ اور امام احمد بن حنبل نے کئی جگہ صراحتاً اس پر کفر کا حکم لگایا ہے۔ خلقِ قرآن کا قائل اگر مقتدا ہو تو اس کی تکفیر کی جائے گی، اسی طرح اُن کا بھی یہی حکم ہے جنھوں نے اہلِ سنت وجماعت کی مخالفت کی ہے[29]۔ "الفصول فی الکفاءۃ" میں ہے۔ میرے نزدیک بدعتیوں کی عوام فاسق ہے۔ جیسا کہ اہلِ کتاب کی عوام جاہل ہونے کے باوجود کافر ہے۔ صحیح یہ ہے کہ بدعتیوں پر کفر کا حکم نہیں ہے؛ کیوں کہ امام احمد بن حنبل نے حَرُوریہ اور خوارج سے روایت لینے کو جائز قرار دیا ہے۔ ابنِ تیمیہ کی کتاب "مختصر الفتاویٰ المصریہ" کے صفحہ، 560 پر ہے۔ وہ اولیا جو نبی نہیں ہیں، اگر کسی نے ان کو سبّ و شتم کیا تو اس پر کفر کا حکم نہیں ہے، البتہ اگر اس کا سبّ و شتم کرنا ایمان کے اصولوں میں سے کسی اصل کے مخالف ہو تو اس پر کفر کا حکم

[29] مطالب اولی النھیٰ فی شرح غایۃ المنتھیٰ، باب قتال اھل البغی، 6 / 273، مطبوعۃ: المکتبۃ الاسلامی

لگے گا۔ جیسا کہ سبّ و شتم کرنے کو اپنا دین سمجھنا؛ کیوں کہ اولیائے کرام کو سبّ وشتم کرنا دین نہیں ہے۔ اسی قاعدے پر رافضیوں کی تکفیر کا اختلاف مبنی ہے۔[30] علامہ سبکی علیہ الرحمہ کے فتاویٰ کی جلد،2، صفحہ،580، پر ہے۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: جو شخص صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرے تو میں اسے قتل تو نہیں کروں گا، البتہ سخت سزا دوں گا۔ ابو یعلیٰ حنبلی نے کہا: صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنے والے کے بارے میں فقہا کا موقف یہ ہے کہ اگر حلال سمجھ کر کرے تو کافر ہو جائے گا، اگر حلال سمجھ کر نہ کرے تو فاسق ہو جائے گا، مگر کافر نہیں ہو گا۔ آپ علیہ الرحمہ نے فرمایا: کوفہ کے فقہا کے ایک گروہ کے نزدیک صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنے والے کو یقیناً قتل کیا جائے گا اور رافضیوں کی تکفیر کی جائے گی[31]۔ علامہ سبکی علیہ الرحمہ کے فتاویٰ کی جلد،2، صفحہ،590، پر ہے۔ اسی وجہ سے امام احمد بن حنبل نے بھی فرمایا: سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی گستاخی کرنا بے دینی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے شخص

---

[30] مختصر الفتاویٰ المصریۃ، باب ادب القاضی، فصل: اولیاء اللہ، 560 مطبوعۃ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت

[31] فتاوی السبکی، فصل فی سبّ النبی، 2/ 575، مطبوعہ: دار المعرفہ، بیروت

کا ظاہر اگرچہ کفر نہیں ہے، مگر اس کا باطن کفر ہے؛ کیوں کہ یہ فریقین کی تکذیب کی طرف مؤدی ہے۔ جیسا کہ آپ جان چکے[32]۔ آپ علیہ الرحمہ کے اس فرمان سے صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنے والے کا کافر ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ بر خلاف ان کے کچھ اصحاب کے۔ جیسا کہ گزر چکا۔ سابقہ اختلاف سے علامہ سمعانی کی غلطی بھی معلوم ہوتی ہے جو انہوں نے "الأنساب" کی جلد، 3، صفحہ، 188، پر امامیہ مذہب کے کافر ہونے پر امت کے اجماع کا دعویٰ کیا؛ کیوں کہ ان کے نزدیک امامیہ مذہب والے صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو گمراہ سمجھتے ہیں۔ اسی لیے علامہ سمعانی نے کہا: امامیہ مذہب والوں کے کفر پر امت کا اجماع ہے؛ کیوں کہ وہ صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو گمراہ سمجھتے ہیں اور ان کے اجماع کا انکار کرتے ہیں اور ان کی طرف وہ باتیں منسوب کرتے ہیں جو ان کی شان کے لائق نہیں۔[33]

یہ کہنا بھی ممکن ہے کہ علامہ سمعانی کی مراد وہ امامیہ ہیں جو تمام صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو گمراہ سمجھتے ہوں، مگر یہ بات ان پر مخفی رہ گئی ہو؛ کیوں کہ انہوں

---

[32] فتاوی السبکی، فصل فی سبّ النبی، 2/ 590، مطبوعہ: دار المعرفہ، بیروت

[33] الأنساب، باب الجیم و الباء، 3/ 188، مطبوعة: محمد امین دمج، بیروت

نے خود ایک جگہ صراحتاً کہا ہے کہ امامیہ سارے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو گمراہ نہیں کہتے۔ جیسا کہ معلوم ہے۔

فریقین کے دلائل:

اولاً: جس نے کفر کا قول کیا اس کے دلائل۔

پہلی دلیل:

اس سے دین کا ناقص ہونا لازم آتا ہے۔

علامہ سبکی علیہ الرحمہ نے اپنے فتاویٰ کی جلد،2، صفحہ،576، پر فرمایا: بہرحال رافضی شیخین سے بغض رکھتا ہے؛ کیوں کہ اس کے ذہن میں جہالت ٹھہری ہوئی ہے، اس کے عقیدے میں یہ فساد پیدا ہوا ہے کہ شیخین نے معاذ اللہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ پر ظلم کیا ہے، حالاں کہ ایسا بالکل بھی نہیں ہے۔ اور مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کا بھی یہ عقیدہ نہیں تھا تو رافضی کا یہ عقیدہ رکھنا دین کے ناقص ہونے کی طرف پلٹتا ہے؛ کیوں کہ شیخین رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد دین کی

اصل تھے، لہذا رافضیوں کے شیخین سے بغض رکھنے اور ان کو سبّ و شتم کرنے کی وجہ سے کافر ہونے کی یہی اصل وجہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تب لازم آئے گا جب وہ سب کو سبّ و شتم کرتے ہوں نہ کہ بعض کو۔ [34]

دوسری دلیل:

رافضی صحابہِ کرام علیہم الرضوان کے سبّ و شتم کو حلال سمجھتے ہیں جب کہ یہ حرام ہے اور جو حرام کو حلال سمجھے وہ کافر ہے۔

علامہ سبکی علیہ الرحمہ نے اپنے فتاویٰ کی جلد، 2، صفحہ، 587، پر فرمایا: دوسری دلیل رافضی کا اس سبّ و شتم کو حلال سمجھنا ہے اور جسے اللہ نے حرام کیا ہو، اسے حلال سمجھنا کفر ہے، اور بلا شک و شبہ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ پر لعن و طعن کرنا حرام ہے۔ [35] ابنِ حزم نے کہا: لعنت کرنا سخت گستاخی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کو گالی دینا فسق ہے۔ لہذا سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

---

[34] فتاوی السبکی، فصل فی سبّ النبی، 2/ 576، مطبوعہ: دار المعرفہ، بیروت

[35] فتاوی السبکی، فصل فی سبّ النبی، 2/ 587، مطبوعہ: دار المعرفہ، بیروت

کو سبّ و شتم کرنا فسق ہے۔ اگر تم یہ اعتراض کرو کہ حرام کو حلال سمجھنا اس وقت کفر ہے جب اس کی حرمت ضروریاتِ دین میں سے ہو؟ میں کہوں گا کہ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے سبّ و شتم کا حرام ہونا ضروریاتِ دین سے ہے؛ کیوں کہ ان کا حسنِ اسلام تواتر کے ساتھ منقول ہے۔ اس کا میں وہ ہی جواب دوں گا جو ابنِ حجر نے 'الصواعق المحرقہ" کی جلد 1، صفحہ، 132، پر دیا ہے۔ حرام کو حلال سمجھنے والے کے کافر ہونے کی یہ شرط ہے کہ اس کا حرام ہونا منکر کے نزدیک ضروریاتِ دین میں سے ہو کہ اس وقت اس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب لازم آئے گی جب کہ رافضی سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ پر لعن و طعن کرنے کی حرمت کا عقیدہ نہیں رکھتا تو وہ اس کے حرام ہونے کو ضروریاتِ دین میں سے کیسے سمجھے گا اور ساری امت کے نزدیک اس کی حرمت کا متواتر ہونا رافضی کے نزدیک لغو ہے کہ اس کا دل سخت ہو چکا ہے[36]۔ یہ محلِ نظر ہے اور اس سے علامہ سبکی علیہ الرحمہ کا عذر پیش کرنا باطل ہو جاتا ہے۔ ورنہ قواعدِ مذہب عدمِ تکفیر کے عذر کو قبول کرنے کے مقتضی ہیں؛ کیوں کہ سب و شتم کرنے اور لعن و طعن کرنے

[36] الصواعق المحرقہ علی اھلِ الرفض والضلال والزندقہ، خاتمہ، 1/ 132، مطبوعہ: مؤسسۃ الرسالہ، لبنان

کی تاویل بھی تو کی جاسکتی ہے، اگرچہ وہ تاویل جہالت و عصبیت پر مبنی ہو؛ کیوں کہ کفر کے باب میں احتیاط برتنا لازم ہے۔

تیسری دلیل:

اللہ تعالیٰ کا صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی تعریف میں "لیغیظ بھم الکفار" فرمانا۔ علامہ اسفرائینی علیہ الرحمہ کی کتاب "التبصیر" کے صفحہ،42، پر ہے۔ مفسرِ قرآن ابو ادریس نے فرمایا: اس آیت کے ظاہر سے یہ لازم آتا ہے کہ روافض کافر ہیں؛ کیوں کہ ان کے دل صحابہِ کرام علیہم الرضوان کے بغض وعداوت سے بھرے ہوئے ہیں۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ اس آیت میں یہ ہے کہ جن کے دل میں صحابہِ کرام علیہم الرضوان کا بغض ہو وہ کافر ہیں[37]۔ روح المعانی کی جلد،26، صفحہ، 127، پر ہے۔ "المواهب" میں ہے کہ امام مالک علیہ الرحمہ نے اسی آیت سے استدلال کیا ہے کہ جو رافضی صحابہِ کرام علیہم الرضوان سے بغض رکھتے ہیں وہ کافر

---

[37] التبصیرفی الدین و تمییزالتفرقه الناجیة عن الفرق الھالکین ، الشیطانیة ، 42، مطبوعه: عالم الکتب ، لبنان

ہیں۔ بہت سے علمانے اس بات میں امام مالک علیہ الرحمہ کی موافقت کی ہے۔[38]
"البحر" میں ہے کہ امام مالک علیہ الرحمہ کے پاس ایک ایسے شخص کا تذکرہ کیا گیا جو صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی شان میں تنقیص کرتا ہے، آپ علیہ الرحمہ نے یہی آیت تلاوت کی اور فرمایا: جو شخص صبح کرے اس حال میں کہ اس کے دل میں صحابہِ کرام علیہم الرضوان کا بغض ہو وہ اس آیت کا مصداق ہے۔ خاص طور پہ رافضیوں کا کافر ہونا اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرمان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ چناں چہ امام حاکم کی روایت میں ہے کہ آیت "لیغیظ بھم الکفار" کی تفسیر میں حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہانے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے صحابہ نے ان کو استغفار کا حکم دیا اور انہوں نے صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو برا بھلا کہا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ابنِ حزم نے "الفصل" میں کہا۔ ابو محمد نے کہا کہ جو علما صحابہِ کرام علیہم الرضوان کے سبّ و شتم کرنے والے کو کافر سمجھتے ہیں ان میں سے بعض نے اس آیت "محمد رسول اللہ

---

[38] روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، 13/ 280، مطبوعہ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت

۔۔۔۔الخ سے استدلال کیا ہے کہ جو بھی صحابہِ کرام علیہم الرضوان سے بغض رکھے گا وہ کافر ہے۔ابو محمد نے کہا کہ جس نے بھی اس آیت کو اس پر محمول کیا کہ صحابہِ کرام علیہم الرضوان سے بغض رکھنے والا کافر ہے اس نے غلطی کی؛کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ تو نہیں فرمایا کہ جو بھی صحابہِ کرام علیہم الرضوان سے بغض رکھے گا وہ کافر ہو جائے گا،بل کہ اللہ تعالیٰ نے تو صرف یہ خبر دی ہے کہ کفار صحابہِ کرام علیہم الرضوان سے بغض رکھتے ہیں اور یہ بات حق ہے اور کوئی مسلمان اس کا منکر نہیں ہے اور ہر مسلمان سے کفار بغض رکھتے ہیں۔اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ حضرتِ مولی علی رضی اللہ عنہ کی سیدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ سے دشمنی تھی اور حضرتِ عمرو بن عاص اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کی مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے دشمنی تھی اور حضرتِ سیِّدُنا عمار رضی اللہ عنہ کی ابو العادیہ سے دشمنی تھی اور یہ سب صحابی ہیں۔ان کی آپس میں دشمنی تھی تو ان کی تکفیر بھی اس آیت سے لازم آئے گی۔اللہ کی پناہ۔[39]

[39] الفصل فی الملل والأهواء والنحل، الکلام فی تسمیة المؤمن بالمسلم، مطبوعه: مکتبة الخانجی، قاهره

چوتھی دلیل:

صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی گستاخی کرنے سے اُن آیتوں اور حدیثوں کی تکذیب لازم آتی ہے جن میں ان کی تعریف ہے۔
ایجی کی کتاب "المواقف" کی جلد 3، صفحہ،572، پر ہے۔چوتھی بحث یہ ہے کہ رافضی اور خارجی کئی وجوہات کی بناپر کافر ہیں۔

پانچویں دلیل:

اس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض کرنا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض کرنا کفر ہے۔ اس کو علامہ سبکی علیہ الرحمہ نے اپنے فتاویٰ میں ذکر کیا اور پھر خود ہی اس پر اعتراض کیا کہ گناہ کرنے میں بھی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو ناراض کرنا پایا جاتا ہے، اس سے تو ہر مرتکبِ کبیرہ کو کافر ماننا لازم آئے گا،لہذا یہ دلیل درست نہیں ہے۔

ثانیاً:عدمِ کفر کے قائلین کے دلائل

پہلی دلیل:

مسلمان کو گالی دینا فسق ہے، مگر کفر نہیں، اس میں صحابی اور غیرِ صحابی کا کوئی فرق نہیں۔ امام غزالی نے اپنی کتاب "فضائح الباطنية" کے صفحہ،49، پر فرمایا: صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم گستاخی کرنے والے پر ہم کفر کا حکم نہیں لگاتے، بل کہ اس پر فسق اور گمراہی اور اجماعِ امت کی مخالفت کا حکم لگاتے ہیں۔ اور کفر کا حکم کیسے لگا سکتے ہیں کہ ہمیں معلوم ہے کہ جو شخص کسی پر زنا کی تہمت لگائے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بھی صرف اسی (80) کوڑے مارنے کا حکم دیا ہے۔ یہ حکم تمام لوگوں کو ایک ہی طرح شامل ہے، لہذا اگر کوئی شخص معاذ اللہ شیخین پر بھی زنا کی تہمت لگاتا تو بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب میں منصوص حد یعنی: اسی کوڑے سے زیادہ اسے سزا نہ دی جاتی اور وہ خود بھی اپنے آپ کو آیت کے عموم سے خاص نہ کرتے۔[40]

دوسری دلیل:

---

[40] فضائح الباطنية ، الباب الثامن ، 149 ، مطبوعه: دار الكتب الثقافية ، كويت

صحابہِ کرام علیہم الرضوان نے آپس میں بھی ایک دوسرے کو سبّ و شتم کیا ہے، اگر کفر ہوتا تو معاذ اللہ وہ خود کافر ہو جاتے۔ چناں چہ صحیح مسلم کی جلد،4، صفحہ،1967، پر ہے۔ حضرتِ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتِ خالد بن ولید اور حضرتِ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کے مابین کوئی مسئلہ ہوا تو حضرتِ خالد بن ولید نے ان کو برا بھلا کہا، اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے کسی بھی صحابی کو برا بھلا مت کہو، اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ جتنا بھی سونا اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو بھی میرے صحابہ کے ایک مد کو بھی نہیں پہنچ سکتا اور نہ آدھے مُد کو پہنچ سکتا ہے۔

تیسری دلیل:

صحابہِ کرام علیہم الرضوان نے ایک دوسرے کو قتل بھی کیا ہے اور قتل کرنا تو سبّ و شتم کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے۔ صحیح بخاری کی جلد، 6، صفحہ، 2592، پر ہے۔ حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔

چوتھی دلیل:

صحابہِ کرام علیہم الرضوان نے خارجیوں کو کافر قرار نہیں دیا، حالاں کہ خارجیوں نے صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو کافر قرار دیا اور کسی کو کافر قرار دینا اسے سبّ وشتم کرنے سے بھی بڑا گناہ ہے۔ مصنف عبد الرزاق کی جلد، 10، صفحہ، 150 پر ہے۔ حضرتِ سیّدُنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے حَرُوریہ کو قتل کیا تو حضرت حسن نے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا یہ کافر ہیں؟ آپ نے فرمایا: کفر سے تو یہ لوگ بھاگے ہیں۔ پوچھا گیا، کیا منافق ہیں؟ آپ نے فرمایا: منافق اللہ تعالیٰ کا ذکر کم کرتے ہیں، جب کہ یہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرتے ہیں۔ پوچھا گیا پھر یہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو فتنے میں پڑ گئے اور اندھے، بہرے ہو گئے۔ ابنِ عبد البر کی کتاب "التمہید" کی جلد، 23، صفحہ، 335، پر ہے۔ حکیم بن جابر اور طارق بن شہاب اور حضرتِ حسن وغیرہ نے حضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، انہوں نے اہلِ نہروان کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ کافر ہیں؟ آپ نے

فرمایا: وہ کفر سے تو بھاگے ہیں۔[41]

پانچویں دلیل:

تکفیر پر مسلّمہ دلیل کا نہ ہونا بھی عدمِ تکفیر کی دلیل ہے۔ تکفیر کے جتنے دلائل گزرے تو عدمِ تکفیر کے قائلین نے ان سب کے جوابات دیے ہیں۔ جیسا کہ گزر چکا۔

دوسری بحث:

صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر کرنا۔

اس کی دو حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

[41] التمهيد لما في الموطاء من المعاني والأسانيد ، الحديث السادس والثلاثون، 23/ 535مطبوعه: وزارة عموم الأوقاف،

تمام صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر کرنا۔ اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں؛ کیوں کہ تمام صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنا تکفیر کے بغیر بھی کفر ہے تو تکفیر کے ساتھ سبّ و شتم کرنا بدرجہِ اولیٰ کفر ہو گا۔ اس بارے میں اہلِ علم کے اقوال درج ذیل ہیں۔

حنفی مذہب:

حاشیہِ ابنِ عابدین شامی کی جلد 7، صفحہ، 162، پر ہے۔ جو شخص کسی ایک بھی صحابی رضی اللہ عنہ کی گستاخی کرے وہ بالاجماع فاسق اور بدعتی ہے[42] اور جو صحابہِ

---

[42] صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی توہین کے مختلف مدارج ہیں۔ بعض توہین یقیناً کفر ہیں۔ مثلاً: حضرتِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے صحابی ہونے سے انکار کرنا یا صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو مطلقاً منافق اس معنی کر کہنا کہ یہ حقیقت میں مسلمان نہیں تھے، دنیوی لالچ کی بنا پر زبان سے کلمہ پڑھ لیا تھا، حقیقت میں کافر تھے، یہ کفر ہے اور دوسری توہین کی صورتیں گمراہی و بددینی ہیں، اور توہین کرنے والا جہنم کا کتا ہے، مگر اس پر کفر کا فتویٰ نہیں۔ جب تک توہین کی نوعیت نہیں معلوم ہو گی قطعی حکم نہیں لگایا جاسکتا۔ (فتاویٰ شارح بخاری، 47/2)

کرام علیہم الرضوان کے کافر ہونے کا عقیدہ رکھے وہ بالاجماع کافر ہے[43]۔

مالکی مذہب:

علامہ دسوقی نے "شرح الدردیر" کے حاشیہ میں فرمایا: اگر کوئی شخص تمام صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو کافر کہے تو وہ خود کافر ہو جائے گا؛ کیوں کہ اس نے ضروریاتِ دین کا انکار کیا ہے اور اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلایا ہے۔[44]

علامہ صاوی کی کتاب "بلغة السالك" کی جلد،4، صفحہ،231، پر ہے۔ جو شخص تمام صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر کرے تو وہ بالاتفاق کافر ہو جائے گا۔ جیسا کہ "الشامل" میں ہے؛ کیوں کہ اس میں ضروریاتِ دین کا انکار ہے اور اللہ و رسول کو جھٹلانا ہے۔[45] ابنِ جزی کی کتاب "القوانين الفقهيه" کے صفحہ،239، پر ہے۔ جو

---

[43] حاشية ابنِ عابدين مطلب مهم فی حکم سب الشيخين ، 7 / 162 مطبوعه : مطبعة مصطفیٰ

[44] حاشية الدسوقی علی الشرح الكبير ، باب فی الردة واحكامها 4 ، 312 مطبوعه:: دار الفكر ، بيروت

[45] بلغة السالك لأقرب المسالك المعروف حاشية الصاوی علی الشرح الصغير ، باب ما يوجب الأدب مما يشبه الردة ، 4 / 312، مطبوعه: دار المعارف

شخص اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا انکار کرے، اس کے کافر ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔۔۔۔ اسی طرح جو شخص تمام صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر کرے یا ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے، اس کے کافر ہونے میں بھی کسی کا اختلاف نہیں۔[46]

شافعی مذہب:

"روضۃ الطالبین" کی جلد، 10، صفحہ، 70، پر ہے۔ کسی بھی قائل کا ہر وہ قول جس سے پوری امت کا گمراہ ہونا یا تمام صحابہِ کرام علیہم الرضوان کا کافر ہونا لازم آئے، وہ قول یقیناً کفر ہے[47]۔ علامہ نووی کی کتاب "شرح صحیح مسلم" کی جلد، 15، صفحہ، 174، پر ہے۔ قاضی نے فرمایا: رافضیوں نے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے دیگر صحابہِ کرام کو خلافت میں مقدم کرنے کی وجہ سے تمام صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو کافر قرار دیا، بعض رافضیوں نے مولیٰ علی رضی اللہ عنہ ہی کو کافر قرار

---

[46] القوانین الفقهیة ، الباب العاشر فی المرتد والزندیق والساب الساحر، 239

[47] روضة الطالبین ، وعمدة المفتیین کتاب الردة باب لإمامة وقتال البغاة، 10/ 70، مطبوعة: المکتبة الاسلامی

دیا کہ وہ اپنے حق کے لیے کیوں نہیں لڑے۔ قاضی نے فرمایا:جو شخص مذکورہ عقیدہ رکھے اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں؛ کیوں کہ جو شخص ساری امت کو کافر کہے اور صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو بھی کافر کہے تو گویا اس نے شریعت اور اسلام ہی کو منہدم کر دیا۔ اور جو ان غالی رافضیوں کے علاوہ ہیں،وہ مذکورہ عقیدہ نہیں رکھتے، بہر حال امامیہ فرقے والے اور بعض معتزلہ تو یہ کہتے ہیں کہ صحابہِ کرام علیہم الرضوان مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے خلافت میں دیگر صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو مقدم کرنے کی وجہ سے خطاوار ہیں، مگر کافر نہیں ہیں۔ بعض معتزلہ کہتے ہیں کہ وہ خطاوار بھی نہیں ہیں؛ کیوں کہ مفضول کو فاضل پر مقدم کرنا ان کے نزدیک جائز ہے[48]۔علامہ سبکی علیہ الرحمہ کے فتاویٰ کی جلد،2، صفحہ،578پر ہے۔اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ کسی بھی قائل کا ہر وہ قول جس سے پوری امت کا گمراہ ہونا لازم آئے یا تمام صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر لازم آئے وہ قول کفر ہے۔ جیسا کہ رافضیوں میں سے کاملیہ فرقہ والے کہتے ہیں کہ حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ

---

[48] المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، كتاب فضائل الصحابه، باب من فضل على ابن طالب، 15/ 174، مطبوعة: دار احياء التراث العربي

وسلم کے بعد معاذ اللہ سارے صحابہ کافر ہو گئے تھے، لہذا یہ قول کفریہ اس لیے ہے کہ اس سے شریعت کا ہم تک پہنچنے میں قطع لازم آتا ہے۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ امام مالک علیہ الرحمہ کے ایک قول میں یہ ہے کہ جو شخص صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو کافر کہے اسے قتل کیا جائے گا۔[49]

حنبلی مذہب:

"کشاف القناع" کی جلد، 6، صفحہ، 170، پر ہے۔ یا وہ ایسی بات کرے، جس کی تاویل نہ کرنے کی صورت میں صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر لازم آئے، وہ قائل کافر ہو جائے گا؛ کیوں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلانے والا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ خوارج وغیرہ کی تکفیر کے بارے میں اختلاف پہلے بیان ہو چکا ہے۔

دوسری حالت:

[49] فتاوی السبکی، فصل فی سبّ النبی، 2/ 578، مطبوعہ: دار المعرفہ، بیروت

بعض صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر کرنا۔

اس کی دو جہتیں ہیں:۔

پہلی جہت:

صحابی ہونے کی وجہ سے تکفیر کرنا۔یہ کفر ہے؛کیوں کہ صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو صحابی ہونے کی وجہ سے جب سبّ و شتم کرنا کفر ہے تو کافر قرار دینا بدرجہ اولیٰ کفر ہو گا۔خود کو اہلِ قبلہ کی طرف منسوب کرنے والوں سے اس طرح کے قول کا صادر ہونا متصوّر نہیں،الاّ یہ کہ وہ زندیق ہو،اس طرح کا سبّ و شتم کرنا بہت کم ہے۔

دوسری جہت:

کسی اور وجہ سے تکفیر کرنا۔

مذاہبِ اربعہ کا اس میں اختلاف ہے،بعض نے اسے کفر کہا ہے،بعض نے کفر نہیں کہا،بل کہ صرف فسق کا حکم لگایا ہے۔مذاہبِ اربعہ کے چند اقوال درج ذیل ہیں۔

حنفی مذہب:

احناف کا صحیح موقف یہ ہے کہ کفر نہیں ہے۔ بعض احناف کے نزدیک کفر ہے،

ان کا اختلاف ما قبل میں بیان ہو چکا ہے۔

احناف کے کچھ اقوال

درج ذیل ہیں:

"حاشیہِ ابنِ عابدین شامی" کی جلد،4، صفحہ،236، پر ہے۔"فتح القدیر" میں ہے:وہ خارجی جو مسلمانوں کی جان ومال کو حلال سمجھتے ہیں اور صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر کرتے ہیں، جمہور فقہا کے نزدیک وہ کافر ہیں، جب کہ محدّثین کے نزدیک باغی ہیں۔ بعض محدثین نے کہا کہ وہ مرتد ہیں۔ ابنِ منذر نے کہا: میں نہیں جانتا کہ کسی نے تکفیر کے قول میں محدّثین کی موافقت کی ہو، البتہ اہلِ مذہب کے کلام میں اس کی تکفیر کثرت سے ہے، لیکن مجتہد فقہا کے کلام میں نہیں ہے اور نہ غیر مجتہد فقہا کے کلام میں ہے اور نہ ہی غیرِ فقہا کے کلام میں ہے۔ جن مجتہد فقہا کے

کلام میں تھا، وہ ہم نے ذکر کر دیا۔ محدّثین نے صراحتاً کہا ہے کہ اہلِ ہوا کی روایت قابلِ قبول ہے، یہ وہ ہیں جو فاسد تاویل کی بنا پر عام صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرتے ہیں۔[50]

مالکی مذہب:

مالکیہ کا موقف یہ ہے کہ کفر نہیں ہے۔ علامہ سبکی علیہ الرحمہ نے امام مالک علیہ الرحمہ سے کفر کا ایک قول ذکر کیا ہے۔

مالکیہ میں سے علامہ سحنون اور علامہ قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ کا موقف یہ ہے کہ اسے قتل کیا جائے گا۔ علامہ سبکی علیہ الرحمہ نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ علامہ سحنون کا کلام چاروں صورتوں میں تکفیر کا ہے۔ سیاقِ کلام سے یہی سمجھ آرہا ہے کہ یہ قتل ارتداد کے طور پر ہے نہ کہ حد کے طور پر۔ یہ وہ ہے جو علامہ سبکی علیہ الرحمہ نے سمجھا۔

---

[50] حاشیۃ ابنِ عابدین ، مطلب مهم فی حکم سبّ الشیخین، 4 / 236 مطبوعه : مطبعة مصطفیٰ

مالکیہ کے چند اقوال

درج ذیل ہیں:

علامہ دسوقی نے "شرح دردیر" کے حاشیہ کی جلد،4، صفحہ،312، پر فرمایا: بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر کرنا بھی سبّ و شتم کی مثل ہے، اگرچہ خلفاے اربعہ میں سے کسی کی تکفیر ہو، بل کہ علامہ سیوطی علیہ الرحمہ کی صحیح مسلم کی شرح "الاکمال" کے کلام سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص خلفاے اربعہ میں سے کسی کی تکفیر کرے اس پر کفر کا حکم نہیں، مگر اسے سخت سزا دی جائے گی۔ بر خلاف علامہ سحنون علیہ الرحمہ کے ان کے نزدیک وہ مرتد ہو جائے گا۔[51]

اسی طرح علامہ صاوی کی کتاب "" بلغة السالك" میں بھی یہی ہے۔[52]

علامہ سبکی علیہ الرحمہ کے فتاویٰ کی جلد،2، صفحہ،585، پر ہے۔ امام مالک علیہ

---

[51] حاشية الدسوقي على الشرح الكبير، باب في الردة واحكامها 4، 213 مطبوعه:: دار الفكر، بيروت

[52] بلغة السالك لأقرب المسالك المعروف حاشية الصاوي على الشرح الصغير، باب ما يوجب الأدب مما يشبه الردة 4، / 231 مطبوعه: دار المعارف

الرحمہ نے حدیث «من کفّر مسلماً فقد کفر» کی شرح میں فرمایا: یہ حدیث ان خوارج پر صادق آتی ہے جنہوں نے صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو کافر قرار دیا، لہذا امام مالک علیہ الرحمہ کے اس فرمان سے استدلال کیا جا سکتا ہے کہ صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر کرنے والا کافر ہے[53]۔ علامہ سبکی علیہ الرحمہ کے فتاویٰ کی جلد، 2، صفحہ، 579، پر ہے۔ قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ نے فرمایا: جو شخص کسی بھی صحابی کو سبّ و شتم کرے، چاہے وہ شیخین رضی اللہ عنہما ہوں یا سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ ہوں یا سیدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ ہوں، اگر وہ کہے کہ یہ گمراہ تھے یا کافر تھے تو ایسے شخص کو قتل کیا جائے گا۔ اگر صرف سبّ و شتم کرے تو اسے صرف سزا دی جائے گی۔[54]

میں کہتا ہوں: علامہ قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ نے یہ جو فرمایا کہ اگر کوئی شخص صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو گمراہ یا کافر کہے، اسے قتل کیا جائے گا۔ تو آپ نے یہ ٹھیک کہا، میں ان سے اتفاق کرتا ہوں؛ کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[53] فتاوی السبکی، فصل فی سبّ النبی، 2/ 585، مطبوعہ: دار المعرفہ، بیروت

[54] فتاوی السبکی، فصل فی سبّ النبی، 2/ 579، مطبوعہ: دار المعرفہ، بیروت

نے تمام صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی لیے جنت کی گواہی دی ہے، بہر حال اگر کوئی شخص صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی طرف کفر کی نسبت نہ کرے، بل کہ ظلم کی نسبت کرے۔ جیسا کہ بعض رافضی کرتے ہیں تو اس کا حکم محلِ تردد ہے۔

ابنِ ابی زید نے علامہ سحنون علیہ الرحمہ سے حکایت کی ہے کہ جو شخص شیخین رضی اللہ عنہما اور سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اور مولا علی رضی اللہ عنہ کو کافر یا گمراہ کہے، اسے قتل کیا جائے گا۔ اگر ان کے علاوہ کسی اور صحابی کو اس طرح کا سبّ و شتم کرے تو اسے سخت سزا دی جائے گی۔ میں کہتا ہوں: خلفاے اربعہ کی تکفیر کرنے والے کو قتل کرنے کا حکم تو ظاہر ہے؛ کیوں کہ اس نے اجماعِ اُمت کی خلاف ورزی کی ہے۔ اگر خلفاء ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی تکفیر کرے مگر مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی تکفیر نہ کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ علامہ سحنون علیہ الرحمہ نے اس کی صراحت نہیں کی، لہذا اس کے بارے میں امام مالک کا فرمان زیادہ واضح ہے۔

شافعی مذہب:

اکثر شوافع کے نزدیک عدمِ تکفیر ہے۔ جب کہ امام سبکی علیہ الرحمہ کے نزدیک

تکفیر کی جائے گی۔

شوافع کا کلام ان کے سبّ و شتم کرنے کے بارے میں گزر چکا تو تکفیر کرنے کی صورت میں کفر کا حکم بدرجہ اولیٰ ہو گا۔

شوافع کے کچھ اقوال

درجِ ذیل ہیں:

امام غزالی علیہ الرحمہ کی کتاب "فضائح الباطنية" کے صفحہ، 149 پر ہے۔

اعتراض:

کوئی شخص صراحتاً شیخین رضی اللہ عنہما کی تکفیر کرے تو ضروری ہے کہ اسے کسی عام مسلمان کی تکفیر کرنے والے یا کسی قاضی اسلام کی تکفیر کرنے والے یا صحابہِ کرام کے بعد کے کسی امام کی تکفیر کرنے والے کی طرح قرار دیا جائے؟

جواب:

ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص شیخین رضی اللہ عنہما کی تکفیر کرے یا کسی اور کی تکفیر کرے اس میں فرق نہیں ہے، سوائے دو باتوں کے۔

پہلی بات:

شیخین کی تکفیر کرنے میں اجماع کی مخالفت ہے اور شیخین رضی اللہ عنہما کے علاوہ کسی اور کی تکفیر کرنے میں اجماع کی مخالفت نہیں ہے۔

دوسری بات:

شیخین رضی اللہ عنہما کی تعریف و توصیف اور جنتی ہونے اور ان کے دین میں ثابت قدم رہنے اور مقدم فی الاسلام ہونے کے بارے میں کثیر حدیثیں وارد ہیں، لہذا ان کی تکفیر کرنے والے تک اگر یہ حدیثیں پہنچی ہوں، پھر بھی تکفیر کرے تو وہ ان کی تکفیر کی وجہ سے تو کافر نہیں ہو گا، البتہ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلانے کی وجہ سے کافر ہو گا؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کسی ایک بات کو بھی جھٹلانا بالاجماع کفر ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ اگر ان حدیثوں اور اجماع سے قطع نظر کی جائے تو شیخین رضی اللہ

عنہما کی اور غیرِ شیخین کی تکفیر کرنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔[55]

"اعانۃ الطالبین "کی جلد،4، صفحہ ،291پر ہے۔"المغنی" کی عبارت:یہ بات کہ صحابی اور غیرِ صحابی کو سبّ و شتم کرنے میں کوئی فرق نہیں۔"زیادہ الروضہ"میں اس کو مرجوح قرار دیا گیا ہے۔علامہ ماوردی نے فرمایا:جو شخص صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرے یا لعن، طعن کرے یا تکفیر کرے،وہ فاسق اور مردود الشھادۃ ہے۔

علامہ سبکی علیہ الرحمہ کے فتاویٰ کی جلد،2 صفحہ ،291پر ہے۔

اعتراض:

علامہ نوَوی علیہ الرحمہ نے فرمایا:حدیث «من کفر مسلماً۔۔۔الخ» کو خوارج پر محمول کرنا ضعیف ہے؛کیوں کہ صحیح مذہب خوارج کی عدمِ تکفیر ہے؟

جواب:

اللہ تعالیٰ علامہ نووی علیہ الرحمہ سے راضی ہو،خوارج کی عدمِ تکفیر تب ہے

[55] فضائح الباطنیة ، الباب الثامن ، 149 ، مطبوعه: دار الکتب الثقافیة ، کویت

جب ان سے صرف ایسا سبّ و شتم پایا جائے، جو مکفّرہ نہ ہو۔ جیسا کہ صرف خروج و قتال وغیرہ۔ رہی بات کسی خارجی کا ایسے شخص کی تکفیر کرنا، جس کا ایمان ثابت ہو تو ایسے خارجی کے بارے میں عدمِ تکفیر کا حکم کہاں سے آیا۔[56]

علامہ سبکی علیہ الرحمہ کے فتاویٰ کی جلد،2، صفحہ،590، ہے۔ بہر حال تیسرا مسئلہ حضرتِ سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی تکفیر کرنے کا تو مذکورہ حدیث سے اس کا کافر ہونا لازم آتا ہے۔

حنبلی مذہب:

حنبلی مذہب کی دو روایتیں ہیں۔

ایک روایت عدمِ تکفیر کی ہے اور اکثر حنابلہ اسی پر ہیں۔

دوسری روایت تکفیر کی ہے اور یہ اشہر و اظہر ہے۔

حنابلہ کے کچھ اقوال

درج ذیل ہیں:

[56] فتاوی السبکی، فصل فی سبّ النبی، 2/ 592 مطبوعہ: دار المعرفہ، بیروت

ابنِ مفلح کی کتاب "الفروع" کی جلد، 6، صفحہ، 283، پر لکھا ہے۔

جو لوگ اہلِ حق کی تکفیر کریں اور ان کی جان و مال کو تاویل کر کے حلال سمجھیں، وہ اپنے فاسد عقیدے کی وجہ خارجی و باغی ہیں۔ "المبدع" میں ہے۔ ان سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا، اگر توبہ کریں تو ٹھیک ورنہ انہیں قتل کیا جائے گا۔ یہ قتل ان کے فاسد عقیدے کی وجہ سے ہو گا نہ کہ کافر ہونے کی وجہ سے۔ اگر وہ اہلِ حق سے قتال نہ کریں تو کیا حکم ہے، اس کا بیان "الفروع" کے شروع میں بیان ہوا ہے[57]۔

امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ جو لوگ اہلِ حق اور صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو کافر سمجھیں اور ان کی جان و مال کو حلال سمجھیں، چاہے تاویل کر کے یا بغیر تاویل کے، بہر صورت وہ کافر ہیں۔ ابنِ مفلح نے کہا کہ یہی اظہر ہے۔ "الانصاف" میں ہے کہ یہی صواب ہے۔ "مطالب اولی النہی" میں بھی ہے کہ جو شخص مذکورہ حرکت کرے، وہ فاسق ہے اور اس کی گواہی نا قابلِ قبول ہے۔ اور یہی حکم ان رافضیوں کا ہے جو صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو خلافت میں حضرتِ علی رضی

---

[57] الفروع، کتاب الحدود، باب قتال اہل البغی، 6/ 153، مطبوعہ: مؤسسة الرسالہ، بیروت

اللہ عنہ کو مؤخر کرنے کی وجہ سے کافر و فاسق قرار دیتے ہیں۔

دلائل:

اولاً: جو شخص بعض صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر کرے اس کے کافر ہونے کے دلائل۔

پہلی دلیل:

وہ تمام حدیثیں جن میں ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہو جائے گا۔

علامہ سبکی علیہ الرحمہ نے اپنے فتاویٰ کی جلد،2، صفحہ، 585، پر فرمایا: ہم نے اسے کچھ دلائل کی وجہ سے کافر قرار دیا ہے۔

ان میں سے ایک دلیل یہ ہے کہ صحیح حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی کو کافر کہے یا اسے اللہ تعالیٰ کا دشمن کہے اور وہ ایسا نہ ہو تو یہ حکم خود اسی کہنے والے پر لوٹے گا۔[58]

[58] فتاوی السبکی، فصل فی سبّ النبی، 2/ 585، مطبوعہ: دار المعرفہ، بیروت

علامہ ابنِ حجر ہیتمی علیہ الرحمہ نے "الصواعق المحرقہ" کی جلد 1، صفحہ، 129، پر فرمایا: جواب یہ دیا جائے گا کہ علامہ نووی علیہ الرحمہ نے جو فرمایا ہے اس کی تائید امام شافعی علیہ الرحمہ کے اس فرمان سے بھی ہوتی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں خطابیہ کے علاوہ بدعتیوں اور اہلِ ہوا کی گواہی کو قابلِ قبول مانتا ہوں۔

ہمارے آئمہ کی تصریحات بھی ہیں کہ خوارج کافر نہیں ہیں، اگرچہ وہ ہمیں کافر کہیں؛ کیوں کہ ان کا ہمیں کافر کہنا تاویل کی وجہ سے ہے اور ان کو ایسا شبہ ہے جو ان کے نزدیک قطعی طور پہ باطل نہیں ہے۔ امام نووی علیہ الرحمہ نے جو کچھ فرمایا، اس کی تائید اصولیوں کے درج ذیل قول سے بھی ہوتی ہے۔

اصولیوں نے کہا: شیعہ اور خارجی بڑے بڑے صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو کافر کہتے ہیں، جس کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب لازم آتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں جنتی قرار دیا ہے تو ہم انہیں اس وجہ سے کافر قرار نہیں دیتے؛ کیوں کہ مرتے دم تک انہیں علی الاطلاق صحابہ کے تزکیہ نفس کا قطعی علم نہیں ہوتا، ہاں اگر انہیں اس کا قطعی علم ہوتا پھر تکفیر کرتے تو وہ

ضرور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کی وجہ سے کافر ہو جاتے۔[59]

علامہ ایجی کی کتاب "المواقف" میں ہے۔ صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر کرنے والوں کے کافر ہونے کی دلیل یہ حدیث بھی ہے کہ آپ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی نے اپنے مسلمان بھائی کو "اے کافر" کہا تو کفران میں سے ایک کی طرف ضرور پلٹے گا۔ ہم کہتے ہیں: یہ حدیث خبرِ احاد میں سے ہے اور امت کا اجماع ہے کہ خبرِ احاد کا انکار کفر نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اس مسلمان کے کافر ہونے کا عقیدہ رکھ کر اسے "اے کافر" کہے، ہاں اگر اس نے کسی مسلمان کو یہودی یا نصرانی گمان کیا اور کہا اے کافر تو بالاجماع یہ کافر نہیں ہو گا۔

اور امام غزالی علیہ الرحمہ کی کتاب "فضائح الباطنية" کے صفحہ 149 پر ہے۔ اگر پوچھا جائے کہ جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے تو وہ خود کافر ہو جائے گا یا نہیں؟

[59] الصواعق المحرقہ علی اھلِ الرفض والضلال والزندقہ، خاتمہ، 1/ 129، مطبوعہ: مؤسسة الرسالہ، لبنان

ہم کہیں گے کہ اگر اسے معلوم ہو کہ یہ بندہ توحید کا معتقد ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرنے والا ہے اس کے علاوہ سارے صحیح عقائد کا معتقد ہے تو اب اس کی تکفیر کرنے کی وجہ سے یہ کافر ہو جائے گا؛ کیوں کہ اس نے دینِ حق کو کفر و باطل سمجھا ہے۔ بہر حال اگر اسے یہ گمان ہو کہ شاید یہ بندہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کا عقیدہ رکھتا ہے یا صانعِ حقیقی کی نفی کا عقیدہ رکھتا ہے یا دو خدا ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے یا کوئی ایسا عقیدہ رکھتا ہے جس سے کفر لازم آتا ہے تو اس بنا پر اسے کافر کہا تو اپنے گمان میں تو غلط ہے مگر اس طرح کے بندے کو کافر قرار دینے میں سچا ہے؛ کیوں کہ کسی مسلمان سے کفر کے عقیدے کا گمان ہونا کفر نہیں ہے۔ جیسا کہ کسی کافر سے اسلام کا گمان کرنا کفر نہیں ہے۔ اس طرح کے گمان کبھی درست ہوتے ہیں، کبھی غلط بھی ہوتے ہیں تو مسلمان ہونے کے لیے یہ شرط نہیں کہ ہر مسلمان کے مسلمان ہونے کا اور ہر کافر کے کافر ہونے کا اسے پتہ بھی ہو، لہذا اگر کسی مسلمان کو غلطی سے کافر سمجھا یا کافر کو مسلمان سمجھا تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا، بل کہ اگر کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور ہمیشہ عبادت کرتا رہے مگر اس نے کبھی بھی شیخین کا

نام نہ سنا ہو اور اس حالت میں مر جائے تو وہ مسلمان شمار ہو گا؛ کیوں کہ شیخین پر ایمان لانا ارکانِ دین میں سے نہیں ہے کہ ان سے انجان ہونے سے دین سے خارج ہونا لازم آئے۔[60]

دوسری دلیل:

اس پر اجماع ہے کہ جو عظیم صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر کرے وہ خود کافر ہے۔

علامہ ایجی کی کتاب "المواقف" میں ہے۔ اس بات پر اجماع ہے کہ جو عظیم صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر کرے وہ خود کافر ہو جائے گا۔ فریقین میں سے ہر ایک عظیم صحابہِ کرام علیہم الرضوان میں سے کسی نہ کسی کی تکفیر کرتا ہے تو، لہذا وہ خود کافر ہو جائے گا۔ ہم کہتے ہیں کہ فریقین میں سے جو بھی صحابہِ کرام علیہم الرضوان کے کسی مخصوص گروہ کی تکفیر کرتا ہے تو وہ انہیں اکابر صحابہ میں سے تسلیم ہی نہیں کرتا، لہذا اس سے کفر لازم نہیں آئے گا۔

---

[60] فضائح الباطنية، الباب الثامن، 149، مطبوعه: دار الكتب الثقافية، كويت

تیسری دلیل:

تمام دلائل جو اس بات پر ہیں کہ بعض صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنا کفر ہے۔ جب بعض صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنا کفر ہے تو بعض کی تکفیر کرنا بدرجہِ اولیٰ کفر ہو گا، مگر چوں کہ عدمِ تکفیر والوں کے جوابات گزر چکے جو ان دلائل کو تسلیم نہیں کرتے۔

ثانیاً:

عدمِ تکفیر والوں کے دلائل:

پہلی دلیل:

تکفیر پر کوئی مسلّمہ دلیل کا نہ ہونا عدمِ تکفیر کی دلیل ہے۔
تکفیر والوں کے جواب میں عدمِ تکفیر والوں کے جوابات گزر چکے ہیں۔

دوسری دلیل:

یہ بھی دلیل ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے خوارج کی تکفیر نہیں کی،حالاں کہ خوارج نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی تکفیر کی۔

"مصنفِ عبد الرزاق" کی جلد،10، صفحہ،150، پر ہے۔ حضرتِ سیدنا حسن بصری علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ جب مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے حروریہ سے جنگ کی تو آپ سے پوچھا گیا،اے امیر المؤمنین کیا وہ کافر ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: کفر سے تو وہ بھاگے ہیں۔ پوچھا گیا کیا وہ منافق ہیں؟ آپ نے فرمایا: منافق تو اللہ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں جب کہ وہ لوگ اللہ کا کثرت سے ذکر کرتے ہیں۔ پوچھا گیا پھر وہ کون ہیں؟ فرمایا:وہ لوگ فتنے میں پڑ گئے اور اندھے، بہرے ہو گئے ہیں[61]۔

ابنِ عبد البر علیہ الرحمہ کی کتاب "التمہید" میں ہے۔ حکیم بن جابر اور طارق بن شہاب اور حضرتِ حسن سے روایت ہے کہ انہوں نے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے اہلِ نہروان کے بارے میں پوچھا، کیا وہ کافر ہیں؟ آپ نے فرمایا: کفر سے

[61] مصنف عبد الرزاق، کتاب اھل الردۃ، 10 / 150، مطبوعہ: دار الکتب العلمیۃ، بیروت

تو وہ لوگ بھاگے ہیں۔[62]

تیسری بحث:

امّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کو سبّ و شتم کرنا۔

اس کی دو حالتیں ہی:

پہلی حالت:

اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں سے آپ رضی اللہ عنہا کو بری قرار دیا اس کے علاوہ کسی بات کے ذریعے ان کو سبّ و شتم کرنا۔

یہ مسئلہ بعض صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنے والے اختلاف کی طرف لوٹے گا۔

علامہ دسوقی علیہ الرحمہ نے "شرح دردیر" کے حاشیہ میں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جن باتوں سے امّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بری قرار دیا ہے،

---

[62] التمهيد لما في الموطاء من المعاني والأسانيد، الحديث السادس والثلاثون، 23/535 مطبوعه: وزارة عموم الأوقاف

اس کے علاوہ کسی بات میں کوئی ان کو سبّ و شتم کرے تو اسے صرف تأدیباً سزا دی جائے گی۔

دوسری حالت:

اللہ تعالیٰ نے جن باتوں سے ان کو بری قرار دیا ہے، ان ہی باتوں کے ساتھ اگر کوئی ان کو سبّ و شتم کرے تو اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں؛ کیوں کہ اس سے قرآنِ پاک کے نص کی تکذیب لازم آتی ہے۔ علامہ سبکی علیہ الرحمہ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں بھی اہلِ علم کا اختلاف ہے، چناں چہ مذاہبِ اربعہ کے کچھ اقوال درج ذیل ہیں۔

حنفی مذہب:

"حاشیہ ابنِ عابدین شامی" کی جلد5، صفحہ،11، پر ہے۔ برخلاف غالی شیعوں کے۔ جیسا کہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے لیے نبوت کے قائلین اور سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والے، ان کے پاس اس کی کوئی دلیل

نہیں ہے،لہٰذا وہ فلاسفہ کی طرح کافر ہیں[63]۔ "حاشیہِ ابنِ عابدین شامی" ہی میں ہے۔ بہر حال حضرتِ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا پر زنا کی تہمت لگانا بالاجماع کفر ہے[64]۔اسی طرح سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرنا بھی بالاجماع کفر ہے[65]؛ کیوں کہ اس سے کتاب اللہ کے نص کی مخالفت لازم آتی ہے۔ البتہ سیّدنا

---

[63] اُمُّ المومنین عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہا کا قذف (یعنی ان پر تہمت لگانا) کفرِ خالص ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 14 / 245، مطبوعہ: رضافاؤنڈیشن، لاہور)

[64] فسبهم و الطعن فيهم ان كان مما يخالف الادلة القطعية فكفر كقذف عائشة والا فبدعة وفسق و بالجملة لم ينقل عن السلف المجتهدين والعلماء الصالحين جواز اللعن على معاوية۔

﴿شرح عقائد نسفية، 342، مطبوعه: مكتبه المدينه﴾

یعنی: صحابہ کرام علیہم الرضوان کو سبّ و شتم کرنا اگر دلیل قطعی کے مخالف ہو۔ جیسا کہ حضرتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر قذف کی تہمت لگانا، تو وہ کفر ہے اور اس کے علاوہ (صحابہ کرام کو سبّ و شتم کرنا) فسق و بدعت ہے۔ حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر لعن طعن کرنے کا جواز ائمہ مجتہدین اور علماء صالحین سے نہیں ملتا۔

[65] صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی توہین کے مختلف مدارج ہیں۔ بعض توہین یقیناً کفر ہیں۔ مثلاً: حضرتِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحابی ہونے سے انکار کرنا یا صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو مطلقاً منافق اس معنی کر کہنا کہ یہ حقیقت میں مسلمان

عمر اور سیّدنا علی رضی اللہ عنہما کی صحابیت اگرچہ تواتر سے ثابت ہے، مگر اس کا انکار کرنا کفر نہیں ہے؛ کیوں کہ ہر تواتر کا انکار کفر نہیں ہے۔ جیسا کہ حاتم طائی کی سخاوت کا انکار کرنا، بل کہ اس کے وجود ہی کا انکار کرنا یا انوشیرواں اور اس کے قاضیوں کے عدل و انصاف کا انکار کرنا کفر نہیں ہے؛ کیوں کہ یہ ضروریاتِ دین میں سے نہیں ہیں۔[66]

مذہبِ مالکی:

علامہ دردیر علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "شرح خلیل" میں فرمایا: کسی صحابی کو سبّ و شتم کرنے والے کو قتل نہیں کیا جائے گا، البتہ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے جن باتوں سے بری قرار دیا ہے ان باتوں کے ذریعے ان کو سبّ

نہیں تھے، دنیوی لالچ کی بنا پر زبان سے کلمہ پڑھ لیا تھا، حقیقت میں کافر تھے، یہ کفر ہے اور دوسری توہین کی صورتیں گمراہی و بد دینی ہیں، اور توہین کرنے والا جہنم کا کتا ہے، مگر اس پر کفر کا فتویٰ نہیں۔ جب تک توہین کی نوعیت نہیں معلوم ہو گی قطعی حکم نہیں لگایا جاسکتا۔ (فتاویٰ شارح بخاری، 47/2)

[66] حاشیة ابنِ عابدین ، باب خیار العیب ، 5 / 11 ، مطبوعه : مطبعة مصطفیٰ

و شتم کرنے والے کو مرتد ہونے کی وجہ سے قتل کیا جائے گا[67]۔

علامہ دسوقی علیہ الرحمہ نے علامہ دردیر کی شرح کے حاشیہ میں فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کو جس بات سے بری قرار دیا ہے وہ زنا ہے، لہذا اگر معاذ اللہ کوئی بدبخت ان پہ زنا کی تہمت لگائے تو وہ قرآن کو جھٹلانے کی وجہ سے مرتد ہو جائے گا اور اسے قتل کیا جائے گا۔ اگر اس کے علاوہ سبّ و شتم کرے تو اسے صرف تادیباً سزا دی جائے گی۔

علامہ صاوی علیہ الرحمہ کی کتاب "بلغة السالك" میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو جس بات سے بری قرار دیا ہے اس سے مراد زنا ہے؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اولئك مبرّءون ممّا یقولون۔ ظاہر یہ ہے کہ ان پہ زنا کی تہمت لگانا کفر ہے، اگرچہ واقعہ صفوان کے علاوہ ہو[68]۔ علامہ سبکی علیہ الرحمہ کے فتاویٰ کی جلد، 2، صفحہ، 590، پر ہے۔ جو شخص سیدتنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کو سبّ و شتم

---

[67] حاشية الدسوقي على الشرح الكبير، باب في الردة واحكامها 4، 312 مطبوعه:: دار الفكر، بيروت

[68] بلغة السالك لأقرب المسالك المعروف حاشية الصاوي على الشرح الصغير، باب ما يوجب الأدب مما يشبه الردة، 4 / 231 مطبوعه: دار المعارف

کرے تو اس کے بارے میں دو قول ہیں۔

پہلا قول:

اسے قتل کیا جائے گا۔

دوسرا قول:

اسے دیگر صحابہ کو سبّ و شتم کرنے والے کی طرح مفتری کی سی حد لگائی جائے گی۔ ابنِ شعبان نے کہا میرا موقف پہلا قول ہے[69]۔

ہشام بن عمار نے فرمایا: میں نے امام مالک علیہ الرحمہ کو فرماتے سنا کہ جو شخص شیخین کو سبّ و شتم کرے، اسے قتل کیا جائے گا، جو سیدتنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کو سبّ و شتم کرے اُسے بھی قتل کیا جائے گا؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: «یعظکم اللہ أن تعودوا لمثلہ أبداً ان کنتم مؤمنین»

لہذا جو ان پہ تہمت لگائے گا وہ قرآنِ پاک کی مخالفت کرے گا اور جو قرآنِ

---

[69] فتاوی السبکی، فصل فی سبّ النبی، 2/ 590، مطبوعہ: دار المعرفہ، بیروت

پاک کی مخالفت کرے، اسے قتل کیا جائے گا۔ ابنِ حزم نے کہا کہ یہ قول صحیح ہے۔

شافعی مذہب:

علامہ سبکی علیہ الرحمہ کے فتاویٰ میں ہے۔ حضرتِ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کے واقعے میں پڑنے سے قتل ہونا دو وجہ سے لازم آتا ہے۔

پہلی وجہ:

قرآنِ پاک نے ان کی براءت کی گواہی دی ہے تو اس سے قرآنِ پاک کو جھٹلانا لازم آتا ہے اور یہ کفر ہے۔

دوسری وجہ:

وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہِ محترمہ ہیں، ان پہ تہمت لگانا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیصِ شان ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیصِ شان کفر ہے۔

پہلی وجہ کو دلیل بنائیں تو دیگر ازواجِ مطہرات پہ تہمت لگانے سے قتل ہونا لازم نہیں آئے گا؛ کیوں کہ ان کی براءت اللہ تعالیٰ نے بیان نہیں کی۔ دوسری وجہ

کو دلیل بنائیں تو اس سے لازم آئے گا کہ دیگر ازواجِ مطہرات پہ تہمت لگانے سے بھی قتل ہونا لازم آئے؛ کیوں کہ وہ سب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ازواجِ مطہرات ہیں۔ بعض مالکیہ نے جو فرمایا وہ ہی اصح ہے۔

حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے حضرتِ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں کو قتل نہیں کیا؛ کیوں کہ ان کا تہمت لگانا نزولِ قرآن سے پہلے تھا تو ان کی طرف سے تکذیبِ قرآن نہیں تھا اور یہ حکم آیت نازل ہونے کے بعد ثابت ہوا تو اس کا حکم ان پہ نہیں لگا۔

کتاب "مغنی المحتاج" میں ہے۔ یہ قول کہ سبّ و شتم میں صحابہِ کرام علیہم الرضوان اور دیگر لوگ برابر ہیں، اس کو "زيادة الروضة" میں مرجوح قرار دیا گیا ہے۔ "زيادة الروضة" میں ہے۔ اس کے برخلاف اگر سیدتنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائے تو وہ کافر ہو جائے گا؛ کیوں کہ اس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا۔[70]

---

[70] مغنی المحتاج الی معرفۃ معانی الفاظ المنهاج، کتاب الشهادات، 4 / 636 مطبوعة: دار الكتب العلمية

علامہ سیوطی علیہ الرحمہ کی کتاب "الأشباہ والنظائر" میں ہے۔ بعض علما نے فرمایا: بدعتیوں کی چند قسمیں ہیں۔

پہلی قسم:

وہ ہے جسے ہم قطعی کافر سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ سیدتنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والا اور اللہ تعالیٰ کے لیے جزئیات کے علم کا منکر اور حشرِ اجساد کا منکر اور فرقہِ مجسمہ اور عالَم کو قدیم ماننے والے۔ [71]

حنبلی مذہب:

ابنِ تیمیہ کی کتاب "بغیة المرتاد" کے صفحہ، 343 پر ہے۔ اسی طرح جو شخص حضرتِ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہما پر تہمت لگائے تو وہ کافر ہو جائے گا؛ کیوں کہ ان کی براءت میں قرآن نازل ہوا ہے تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلانا لازم آتا ہے یا تواتر کا انکار لازم آتا ہے۔ [72]

[71] الأشباہ والنظائر فی قواعد وفروع فقہ الشافعیة، الکتاب الخامس، باب المعاقلہ488، مطبوعہ: دار الکتب العلمیة

[72] بغیة المرتادفی الردعلی متفلسة والقرامطة والباطنیة، 3/ 343، مطبوعة: مکتبة العلوم سعودیة

تتمّہ:

سیّدتنا بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا پہ سبّ و شتم کرنا۔

میں نہیں جانتا کہ بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا پہ سبّ و شتم کرنے والے کو کسی نے کافر قرار دیا ہو، سوائے امام سہیلی کے۔ وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بی بی فاطمۃ رضی اللہ عنہا کو ناراض کرے، اس نے مجھے ناراض کیا۔

"فیض القدیر" کی جلد، 4، صفحہ، 431، پر ہے۔ بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا حضور صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہزادی اور جسم کا ٹکڑا ہیں۔ لفظِ "بضعۃ" با کے ضمہ کے ساتھ ہے، ضمہ، کسرہ اور سکون کے ساتھ بھی آیا ہے، مگر مشہور فتحہ کے ساتھ ہے جس کا معنی ہے ٹکڑا۔[73]

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا میرے گوشت کا ٹکڑا ہے، جس نے انہیں کسی ایسے فعل سے ناراض کیا جس فعل کو وہ ناپسند کرتی ہیں

---

[73] فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، حرف الفاء، 4 / 421، مطبوعہ: المکتبۃ التجاریۃ، مصر

تو اس نے مجھے ناراض کیا۔ علامہ سہیلی نے اس طرح استدلال کیا کہ بی بی فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کو سبّ و شتم کرنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرنا لازم آتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض کرنا کفر ہے۔ ابنِ حجر نے کہا "فیہ نظر"

وجہِ نظر یہ ہے کہ بہت ساری چیزیں وہ ہیں جن کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناراض ہوتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے اذیت ہوتی ہے، لیکن وہ کفر نہیں ہیں اور ہر گناہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت ہوتی ہے۔

تتمّہ: "السبّ" کا معنیٰ:

"السّبُّ" کا معنٰی ہے گالی دینا، عیب نکالنا۔ ابنِ منظور نے "لسان العرب" جلد، 1، صفحہ، 455، پر کہا: حدیثِ مبارکہ میں ہے: "سباب المسلم فسوق وقتاله کفر"۔ [74] "السبُّ: الشّتمُ"۔ یعنی: سبّ کا معنیٰ گالی دینا ہے۔

"مختار الصحاح" میں ہے۔ س، ب، ب، "السّبّ" یعنی: گالی دینا، کاٹنا، طعن

---

[74] لسان العرب، ب، 1/ 456، مطبوعہ: دار صادر، بیروت

کرنا ہے۔ کہا جاتا ہے " هذا سُبَّة عَلَيه "۔یعنی: اس میں یہ عیب ہے، " رُجُل سُبَّة يَسُبُّه النَّاسُ "، یعنی: گالیاں کھانے والا شخص[75]۔" مصباح المنیر" میں ہے۔ س، ب،ب، " سَبَّه سَبّاً، فَهوَ سَابٌ"

انگوٹھے کی ساتھ والی انگلی کو" سبابة" کہتے ہیں؛ کیوں کہ گالی دیتے وقت اس انگلی سے اشارہ کیا جاتا ہے۔" سبّة"کا معنیٰ عیب نکالنا بھی ہے۔پتہ چلا کہ "سبّ "خاص ہے اور" ذم"، نقد، غیبت عام ہیں[76]۔سابقہ سارا کلام سب کے بارے میں تھا۔

اہم تنبیہ:

ہماری ساری گفتگو صحابہِ کرام علیہم الرضوان کو سب و شتم کرنے کے بارے میں ہے، امامیہ اور خوارج کے بارے میں نہیں ہے؛ کیوں کہ امامیہ اور خوارج کا صحابہِ کرام علیہم الرضوان کی مخالفت کرنا سبّ و شتم کرنے سے اعم ہے، غور کرو۔

---

[75] مختار الصحاح، باب السین، 136، مطبوعہ: المکتبة العصریة، بیروت

[76] المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر، کتاب السین، 1/ 262، مطبوعہ: المکتبة العلمیة، بیروت

ماخذ و مراجع

- غمزعيون البصائر في شرح الأشباه والنظائر لاحمد بن محمد الحموي
- الحنفي , (ت:1098)مطبوعة:دار الكتب العلمية , بيروت
- الشرح الكبير لمحمد بن احمد بن عرفة المالكي (ت: 1230)مطبوعة: دارالفكر , بيروت
- حاشية الدسوقي علي الشرح الكبير لشمس الدين محمد بن احمد عرف المالكي مطبوعة: دار الفكر , بيروت
- بلغة السالك لأقرب المسالك المعروف حاشية الصاوي علي الشرح الصغير لابو العباس احمد بن محمد الخلوتي الشهير باالصاوي المالكي (ت:)مطبوعة: دار المعارف
- تفسيرِ ابنِ كثير لعماد الدين اسماعيل بن عمر بن كثير الدمشقي(ت: 774) مطبوعة:دار طيبه , سعودية
- الشفا بتعريف حقوق المصطفيٰ لابو الفضل القاضي العياض بن موسيٰ(ت:544)مطبوعة:دار الكتب العلمية , بيروت
- الصواعق المحرقه علي اهلِ الرفض والضلال والزندقه لاحمد بن محمد بن علي بن حجر الهيتمي السعدي الأنصاري (ت:974) مطبوعة: مؤسسة الرساله, لبنان
- فضائح الباطنية لابى حامد محمد بن محمد الغزالي الشافعي(ت:505ھ)مطبوعة:دارالكتب الثقافية , كو يت
- مغني المحتاج الي معرفة معاني الفاظ المنهاج لشمس الدين محمد بن محمد الخطيب (ت:977ھ) مطبوعة:دار الكتب العلمية

- حاشية الامام عبد الحميد الشرواني علي تحفة المحتاج في شرح المنهاج للامام عبد الحميد الشرواني(ت:)مطبوعة:دار احياء التراث , بيروت
- الأشباه والنظائر في قواعد و فروع فقه الشافية للامام جلال الدين السيوطي الشافعي (ت:911ھ)مطبوعة:دار الكتب العلمية
- المبدع شرح المقنع لبرهان الدين ابراهيم بن محمد بن مفلح المقدسي الصالحي الحنبلي(ت:)
- مطبوعة:ركائز للنشر والتوزيع , الكويت
- مطالب اول النهى في شرح غاية المنتهى للامام مصطفيٰ بن سعد بن السيوطي الحنبلي(ت:1243) , مطبوعة:المكتبة الاسلامي
- الفروع لشمس الدين ابن مفلح الحنبلي(ت: 763)،مطبوعة:مؤسسة الرساله , بيروت
- مختصر الفتاويٰ المصرية لعماد الدين اسماعيل بن عمر بن كثير الدمشقي(ت: 774)
- مطبوعة:دار الكتب العلمية , بيروت
- الأنساب لابى سعد عبد الكريم بن محمد بن منصور السمعاني (ت:562)مطبوعة:محمد امين دمج , بيروت
- التبصير في الدين و تمييز التفرقه الناجية عن الفرق الهالكين لابى المظفر طاهر بن محمد الإسفرائيني ,مطبوعة:عالم الكتب , لبنان
- روح المعاني في تفسير القرآن العظيم , والسبع المثاني للابو الفضل شهاب الدين السيد محمود الآلوسي البغدادي (ت:1279) , مطبوعة: دار الكتب العلمية, بيروت

- الفصل في الملل والأهواء والنحل لابی محمد علي بناحمد بن سعيد بن حزم الأندلسي القرطبي الظاهري(ت:456ھ)مطبوعة: مكتبة الخانجي , قاھرہ
- التمهيد لما في الموطاء من المعاني والأسانيد للابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر بن عاصم الأظهري القرطبي (ت:363ھ) مطبوعة: وزارة عموم الأوقاف ,
- القوانين الفقهيه لابی القاسم محمد بن احمد بن محمد بن عبد الله ابن جزي الكلبي القرناطي (ت:741ھ) مطبوعة: دار الفكر بيروت
- روضة الطالبين , وعمدة المفتيين لابی زكر يا محي الدين يحيٰ شرف النووي الشافعي(ت676)مطبوعة: المكتبة الاسلامي
- المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحاج لابی زكريا محي الدين يحيٰ شرف النووي الشافعي(ت676) مطبوعة: دار احياء التراث العربي
- المصباح المنير في غريب الشرح الكبير لاحمد بن محمد بن علي الحموي(ت: 770)مطبوعة: المكتبة العلمية , بيروت
- فيض القدير شرح الجامع الصغيرلز ين الدين محمد المعروف بعبد الرؤف بن تاج العارفين الحدادي المناوي القاہری (ت:1031)مطبوعة: المكتبة التجار ية , مصر
- لسان العرب لمحمد بن مكرم بن علي بن جمال الدين بن منظور الانصاري الافر يقي(ت:711) مطبوعة:دار صادر , بيروت
- مختار الصحاح لابی عبد الله ز ين الدين بن محمد بن ابو بكر بن عبد القادر الحنفي الرازي(ت:666) مطبوعة: المكتبة العصرية , بيروت
- صحيح البخاري للامام ابو عبد الله محمد بن اسماعيل البخاري (ت:256)

مطبوعة:دار ابن كثير

- صحيح المسلم للامام مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري(ت: 261ه)
مطبوعة: دار الحضاره
- مصنف عبد الرزاق, للامام ابو بكر عبد الرزاق الصنعاني(ت:211ه)
مطبوعة: دار الكتب العلمية , بيروت